اللہ نور السمٰوٰت والارض

الحمد للہ والمنہ والصلوٰۃ علی خاتم الرسالہ
کہ درین زمان فرحت اقتران رسالہ عجالہ کتاب لاجواب مسمیٰ بہ

ہر دل عزیز
۱۸۹۹ ع

مباشہ

نفس الامتیاز
۱۳۱۷ ھ

کہ از خواندن وشنیدنش سرور حاصل گردد واز عملش در امور دارین خیر کامل گردد
تصنیف جناب مولوی سید عزیز الدین احمد نظر ساکن جلیسر

مطبع آسی ودن افغان محمدی لکھنو طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ وبحمدہ — ربکو بہت بھاتا ہے یہ

سب حمدوں سے یہہ بہتر ہی — جو لکھوا سکے اندر ہی

اسکے سوا مین اور لکھون کیا — حصر نہین اوسکی چیزون کا

کیا کیا چیزین اوسکی رقم ہون — جسکے بنائے دو عالم ہون

اوسکی جو شئے ہی نادر ہے — وہ ایسا صانع قادر ہے

اوسکی اک صنعت انسان ہے — جس سے عقل بہت حیران ہے

بیحد شکلین وہ ہی اعضا — ہی یہ کمال اوسکی صنعت کا

کوئی نہین ملتا ہی کسی سے	حیرت تو ہوتی ہی اسی سے
ایسی وحدت اور یہ کثرت	اللہ اللہ تیری قدرت
ہے وہ رب العزت یکتا	اور بندون مین حضرت یکتا
ایسا انسان کوئی نہین ہے	کوئی نہین ہر کوئی نہین ہے
ایسے تو ہین میرے حضرت	کیا کیا لکھون اونکی مدحت
صورت سیرت رتبہ یکتا	ایسا کوئی نہین ہو سکتا
رب نے اونکو پاس بلایا	اور کیا کیا اون سے فرمایا
اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحیٰ	سے دیکھو تو تا ما اوحیٰ
اوسمین پاؤگے اوادنیٰ	یون ہین حضرت سب سے اعلیٰ
اونپہ درود حق ہو ہر دم	اور آلؑ اصحاب پہ پیہم

لے بعد بندہ عاجز عزیز الدین احمد نظر بن سید علیم الدین احمد

قادری ساکن جلیسر اپنے حالات بیان کرتا ہے اور اپنے اور سب

سمجھنے والونکے واسطے رنج و غم سے دور اور ہر طرح مسرور رہنے کا

سامان کرتا ہے جسکے سامنے مین نے ان حالات کی تقریر کی اوسنے

نہایت خوش ہو کر تاکید تحریر کی مین نے قدردانون کی خاطر سے

جمادی الآخر ۱۳۱۴ھ مین چاندپور ضلع علیگڈہ مین مرزا احسان علی بیگ

و مرزا غلام علی بیگ و مرزا جعفر علی بیگ سلمہم اللہ تعالی کے مکان پر

شروع کرکے اپنے قاعدیکے موافق اوقات فرصت مین لکھنے سے

کام رکھا اور اوسی مہینے ۱۳۱۶ھ ہجری مین اپنے مکان پر ختم کرکے بہ لحاظ

مباحثہ با نفس بے تمیز اوسکا نام رکھا اور سمجھا کہ یہ رسالہ میری واسطے

ایک یادگار نیک ہوگا اور اونکے واسطے باعث ہدایت و خوشی مباحثہ

اسکا ہر ایک ہوگا۔ اسمین نفس کے ساتھ نہایت رد و بدل ہی بہت ہی

جنگ و جدل ہی جب نفس امارہ کو چاروں شانے چیت مارا ہے اوسکی چھکے

چھوٹ گئے اور ہر طرح وہ ہارا ہے وہان ایک شعر سب کا خلاصہ کہدیا ہے یہ

طریقہ اختیار کیا ہے اسطرح چند مباحثے چند شعر اور مجموع اشعار کے آخر

مین ایک عمل ہے ہر ایک قابل یاد و عمل ہے جو شخص بغور پڑھے گا

اور عمل کریگا وہ کامل ہوگا اسی ضرور درجہ ولایت حاصل ہوگا

بیان واقعی حال لائق یاد و خیال

چودھوین برس سے چوبیسوین تک میرا یہ حال رہا کہ چودہ ساعت

بے رنج نگذرے اکثر غم و ملال رہا مگر اوس عمر مین بھی بزرگون کی دعا سے

مجھے تکلیف دینے والونکے آرام کا خیال رہا کرتا تھا اور آپ صدمہ غم سہا

کرتا تھا اگرچہ نفس پر نہایت دشوار ہوتا تھا اسواسطے کہ وہ بدلیکا خواستگار

ہوتا تھا رات دن اسی سوچ مین رہا کرتا اور دلمین کہا کرتا کہ یا اللہ کیا کرون

کیا نکروں کونسے طریقہ مین قدم دھروں سوچتے سوچتے نہایت عمدہ ایک
بات نکالی مباحثہ کرکے نفس کے اوپر قطعی بات نکالی اور بقوت رب العزیز
یقین کیا کہ نفس امّارہ چاہے جسقدر حجت کرے اپنے زعم مین غلبہ کا دم
بھرے مگر بفضل خدای قوی و تعالے غرور کرنیوالیکا منھ کالا ہم ہی قرار
واقعی فتح پائین اور غالب ہون پھر حاصل سب دلی مطالب ہون اور
نفس کو بشیبہ شکست ہو اوسکا ہر حوصلہ پست ہو پھر کبھی سر نہ اوٹھائے
ایسا عاجز آئے اور تمام عمر ہمکو چین ملے ہر وقت عیش و نشاط سے کام رہے
غم بھولے سے یاد نہ آئے اسقدر دل شاد کام رہے ہر طرح یہی بات دلمین
سمائی آخر ایک روز نفس کے ساتھ مباحثے کی ٹھہرا لی

پہلا مباحثہ نہایت دلچسپ و لذیذ ہمیشہ خوش رہنے کی تدبیر

ایکدن مین نے نفس سے کہا کہ تیرے ہاتون سے میرا دل نہایت تنگ ہا کرتا ہے

راحت وسرور کوسون دور ہر وقت رنج وغم سنگ رہا کرتا ہی اور تجھے
بھی کسیطرح خوشی و آرام نہین یہہ تو اچھا کام نہین ارے نادان ہر وقت کا
رنج وغم بُرا ہوتا ہے اپنی جان مُفت کیون کہوتا ہے رات دن غم وغصہ
کھاتا ہے خون جگر پیتا ہے مجھے تعجب ہی کہ کیونکر تو جیتا ہے جب دیکھو
تجھے پیچ وتاب ہی معلوم ہوا کہ تیرا مزاج ہی خراب ہی تجھے دشمن کی کیا
حاجت ہے تیرا دشمن تیری عادت ہے نفس نے کہا العزیز کیون جلا کر
خاک مین ملاتے ہو بھولے قصے رنج والم کے ناحق یاد دلاتے ہو بیفائدہ
کیون چھیڑتے ہو میرے زخمہاے دل وجگر کو کسواسطے اُدھیڑتے ہو
نکھوائیے آپ سے زیادہ آپکے ہاتون سے مین نالان ہون حد سے زیادہ
مضطرب و پریشان ہون آپکے اوپر کچھ بس نہین دلکو قرار ایک نفس
نہین ہر دم کے غصہ وغم کا یہ سبب ہی اور آپ مجھے اُلٹا الزام دیتی ہین

یہ بڑا غضب ہے آپکا بھی عجب مزاج عجائب کلام ہے آپکو دور سے میرا
سلام ہے آپ بالکل سیدھے سادھے ہین نرے پیرزادے ہین آپ
دُنیا کی باتین لوگون کی گھاتین کیا جانین خیر اسکا بھی مُضائقہ نہین مگر آپ
ذرا میرا کہنا تو مانین پھر دیکھیے کہ مین سبکا کیسا علاج کرونگا اور انشاءاللہ
العزیز آپ پر بات نہ آنے دونگا آپکے نام علاج کرونگا یاد رکھیئے دُنیا کے
آدمی بغیر علاج و جواب مانتے نہین صبر کرکے چپ رہو تو کچھ گردانتے نہین
بلکہ بُزدل جانکر اور شیر ہوتے ہین جو چاہتے ہین وہ کرتے ہین اور زیادہ دلیر
ہوتے ہین انکا تو یہی علاج ہے کہ جہان انہون نے سر اوٹھایا وہین سانپ
کیطرح مار کر بٹھایا سارے بل نکالدیئے سب غرور مٹادیا جب بیموقع
کوئی بات کی اوسیوقت ڈانٹ دیا پھر بھی باز نرہے تو فضولڈالیونکی طرح
چھانٹ دیا اسپر بھی نہ سمجھے تو جڑ سے اوڑادیا اور مظلومونکو اونکے ہاتھ سے

چھوڑا دیا میان موذی کو کبھی نہ چھوڑے جہان پاے وہین سر توڑے
انکے ساتھ رعایت اور دو نیز ستم ہے یہی قول حضرت سعدی علیہ رحمۃ اللہ
والکرم رحم آوردن بر ظالمان ظلم است بر مظلومان بیت

نکوئی با بدان کردن چنانست ۔ که بد کردن بجاے نیک مردان

اور قول عرب نوقتل الموذی قبل الایذا ہے اور غور سے دیکھئے تو ہمین
مصلحت و مزا ہے اور قتل ہو تو بعد ایذا سزا ضرور ہے آسجگہ رعایت
و درگذر عقل سے دور ہے اور آپ صبر و رضا پر قانع ہوتے ہین بدلا لینے
سے مانع ہوتے ہین رباعی

ہے پھر کسطرح رہون مین شاد ۔ خوش ہو جیے مجھ کہ جب رہون آزاد
موذیون کو کبھی نچھوڑون مین ۔ اونکو کرتا رہون نظر برباد

مین نے کہا بھائی اب مجھسے سن غصے کا ساتھ ہرگز نہ دیجا اپنا سر زیادہ ندھن

یہہ بالکل غصہ و نفسانیت کا کلام ہی اور غصہ سبکے نزدیک دور کرنیکے لائق
اور حرام ہی غصے والا ہمیشہ بیچین ناشاد کام رہتا ہے رات دن اوسے
جلنے سے کام رہتاہے غصہ آتش سوزان ہی اس سے خون بدنکا زیان ہی
غصہ جہان ہی وہان آرام کہان ہی اب دلکو غصے سے صاف کر بات سمجہہ اور
انصاف کر جسقدر تو غصے کا ساتھ دیگا اوسیقدر تیرا نقصان ہی یہ بڑا موذی
و دشمن جان ہی مثلاً کوئی شخص تیرے مقابل ہو اور تو چاہے کہ مجہے اوسپر فتح
کامل ہو پہر تو یا تو نہین اور یا تو نہین غالب آتے آتے اوسے ہلاک کردی
پرزی پرزی کرکے مٹادے بالکل خاک کردے اب نتیجہ کیا ہوگا وہ اچھا تو
برا ہوگا دنیا مین وہ مظلوم تو ظالم ہوگا اوسکا خون تیری گردن پر قائم ہوگا
اور عقبی مین اوسے جنت ملیگی تجہے جہنم اسلئے غصے سے روکتے ہین ہم اور اس
قطع نظر اوسکے قصاص مین تیری بہی جان جائیگی غصے کی بدولت یہ بات ہا

آئیگی یہ ہی نمان تو ایکبات اور سُن لایق عمل و غور سن عاقل حسب مقدور
بات کہتے ہین جو بات طاقت سے باہر ہو وہان چپ رہتے ہین بھائی ہر بات
کے لئے ایک موقع و محل ہے اسکا شاہد ایک مصرع بے بدل ہے ع ہر سخن موقع
و ہر نکتہ مکانے دارد بیموقع بات مُنھ سے نہ نکالا کر زرا محل و مصلحت بھی دیکھا
بھالا کر تو نے جو موذیون کی سزا مین ڈانٹنا اور ڈالیون کی طرح چھانٹنا اور
جو کچھ بیان کیا وہ بادشاہونکا کام ہے نہ تیرا نادان سن بات سمجھ اور سن
قول میرا کہ طاقت ضعیف کے گرانیکی ہو اور چاہے کہ قوی کو پچھاڑے اور کسی
ڈالی کو نہ توڑ سکے اور ارادہ رکھے کہ درخت کو جڑ سے اکھاڑے اسکی ارادی
کی بیل کبھی اوپر نہ چڑھیگی کسیطرح نہ بڑھیگی اوسکے کیئے کوئی بندوبست ہوگا
پھر کام کا بننا کہان بلکہ بگڑیگا اور وہ ذلیل اور اوسکا حوصلہ کہانتک سُست
و پست ہوگا مصرعہ چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی - اس سے یہی بہتر ہے

کہ غصے سے مُنھ موڑ اور ہرگز یار نہ بنا اوسکا ساتھ چھوڑ جب غصہ آئے تو

کہدے سے دور ہو کمبخت کسیطرح اوسکا روادار نہو مگر یہ بات نہایت دشوار

ہے اور سخت غصہ بڑا موذی و جانکاہ ہے اوسکی طرف ہر وقت نظر کی نگہداشت

ہے بہر حال غصے کا برا مآل ہے غصے والے پر قہر الٰہی و وبال ہے نفس نے کہا

کہ اسکا علاج میں نے کہا بنا لے اچھا مزاج پہر دونوں کا غم غلط رہے

مخالفت بالکل دور موافقت فقط رہے نفس نے کہا یہ تو حجت و تقریر ہے

اور اسمین بڑی گنجائش ہے یہ کیا طریقہ نصیحت و فہمائش ہے میں تو آپکو جب

جانون اور اوسوقت ہم آپکا کہنا مانون کہ آپ کوئی بات ایسی نکالیں کہ

میں بخوشی قبول کرون کسیطرح اوس سے نہ عدول کرون میں نے کہا

بہت اچھا ایسی ہی بات سن اور ہوشیار ہو جا مستعد ہو کر مقابلے کیواسطے

تیار ہو جا بھائی بغیر ہارے نہ تو مانے گا نہ ہم اس سے یہی بہتر ہے کہ مباحثہ

ہو جاوے ہم تو ہرا دے تو میں فرمانبرداری کروں تیری اور میں ہرا دوں
تو تو مان سب باتیں میری یہ سنکر نفس کہنے لگا کہ اسوقت میں نہایت مسرور
ہوا اور میرا سب رنج دور ہوا اچھا میرا مطلب آپنے اب خود کہا اچھا
ہلا ہو لیکن ہم ہارین کہ تم ہو جاوے یہ بھی اک تجویز ہوا اور بولا کہ مجھے تو اس بات کا
اعتبار نہیں ہوتا کسیطرح دل کو قرار نہیں ہوتا بھلا میں نے ہرا دیا تو آپ
میرے کہنے سے گناہ کرینگے اپنا منہ سیاہ کرینگے اور کچھ خیال نکرینگے اپنے جیتے
جامیکا اس کرنے پا جامیکا میں نے کہا کسیکا لحاظ زنہار نکرونگا تجھے کبھی بیزار
نکرونگا مگر اسکے ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر میں تجھے ہرا دوں تو پھر میرے خلاف
نکرنا میرے قول سے ذرا انحراف نکرنا اس عہد میں پکا بنجا اور سب میں پکا
بنجا کہا یہ بات مجھے منظور ہے عہد سے پھرنا مردانگی سے دور ہے آپ فرمائیے جو
بات ہے پھر دیکھیے بازی میرے ہات ہے میں نے کہا تو بڑا نادان ہے اور اسکا

ثبوت بہت اسان ہی کہا کہ ہرگز سہل نہین دشوار بلکہ محال ہو آپ ثابت کرین
کیا محال ہی مین نے کہا تو قبول کرے اسی دلیل سے ابھی نادان بناتا ہون مجھے
یقین ہی جب تو اسکی خوشی دلمین مناتا ہون کہا البتہ اوسوقت آپکو سچا جانونگا
اور جو فرمائینگے مانونگا مین نے کہا الحمد للہ کہ وقت ماننے کا آگیا اور میرا دل بڑی
فکر سے نجات پاگیا اور نفس سے کہا کہ اب خوب سمجھکر بتا کہ کا مکا بنانا اچھا یا
بگاڑنا کسی جگہہ کا آباد رکھنا اچھا یا اجاڑنا کسیکو تکلیف دینا بہتر یا آرام مخالف
بنانا بہتر یا مطیع و رام ملے جلے رہنا سب سے اوس سے سب خوش وہ سبکے
سبب سے ایسا شخص بہتر یا اکلکھرا اچھا آدمی بھلا یا برا نفس نے کہا کہ بگاڑنے
والا اجاڑنیوالا مردم آزار وہ اورون سے ناخوش اور اوس سے بیزار ایسا
آدمی سبکے نزدیک خوار و نادان ہے صریح و قابل تسلیم یہ سب بیان ہے مگر
اسوقت آپنے یہ کیون کہا مین ایسا انیلا نہین اسقدر برا ابھی نہین اگر بھلا نہین

مین نے کہا ارے بیوقوف اب بھی نہ سمجھا تو ایسا نادان ہے تجھے تو سمجھ کی
ہوا بھی نہین لگی اور مجھے اوڑاتا ہے اسقدر امتحان ہے کہا خوب بات سنائی
مجھے نہایت حیرت آئی یاد رکھئے مین ایسی باتونکا قائل نہین بھلا برا سمجھون ایسا
جاہل نہین آپ میرے ایسے فعل بیان کرین مجھے جتائین مفت الزام مدین ناحق
نہ ستائین مین ایسی باتونکا روادار نہین فضول باتین سنون ایسا بیکار نہین
اگر آپ کوئی بات معقول فرمائینگے تو مین آپکو اپنا طرفدار و خیرخواہ جانونگا آپکا
کہنا کرونگا اور بڑا احسان مانونگا مین نے کہا ہان یہ بات ہے تو اب بغور سُن
اور میرا امان گن خیال کر کہ تو ہر دم میرا خون پیتا ہے نہایت غم و غصہ کھاتا ہے
اور مجھے اوسکے صدمے سے سکھاتا ہے ہر وقت تیرے لب پر آوُرد کی شکایت
ہے کسی نہ کسیکی غیبت کی حکایت ہے نہ تجھے چین نہ مجھے آرام ہے یہ کچھ اچھی
بات اچھا کام ہے نفس نے کہا کہ یہ تو بڑے غضب کی بات ہے اور آپکی سمجھ پہ

ہزار افسوس و ہیہات ہے کہ اور کا فعل اور میرے اوپر الزام و سرزنش ہے

تعجب کہ آپکی ایسی بات اور ایسی فہم و دانش ہے ابیات

اور کا فعل مجھکو دو الزام — مجھسے کیجئے ذرا سمجھ کے کلام
مین نے اسوقت آپکو دی زک — ابتو چھوڑو گے اپنی یہ بک بک
سمجھنا ہے بہت ہی مشکل کام — بحث کا اب کبھی نہ لینا نام
ورنہ ہونگے بہت ہی آپ ذلیل — ابتو چلنے نہ دونگا کوئی دلیل
کھایا تمنے میرے بھیجے کو — کھوکھلا کردیا کلیجے کو

اگر نظر آپ بچشم غور و انصاف دیکھین گے تو صاف معلوم ہو جائیگا جو میرا حال ہے اور انصاف نکرینگے تو آپکا سمجھانا محال ہے دیکھیے لوگ مجھے کسقدر ستاتے ہین اور مین بدلہ نہین لیتا اُف نہین کرتا پھر بھی آپ مجھے برا بتاتے ہین مین نے کہا بھائی آدمیون کو اپنے جانورونکا بھی خیال ہوتا ہے

اونکے آرام سے راحت اور تکلیف سے صدمہ و ملال ہوتا ہی تو رنج وغم
سے تڑپا کرے اور اوٹھاتا رہے بلائین اور ہم دیکھا کرین اور رفع تکلیف
کی تدبیر نکرین ایسا دل کہان سے لائین جسوقت کسی صدمے سے تو آہ کرتا ہی
ملول ہوکر دم سرد بھرتا ہے اوسیوقت ایسا بیتاب ہوجاتا ہون کہ گویا ہلاک
ہوجاتا ہون اورون سے کچھہ کہنا خلاف مصلحت سمجھکر تجھی کو سمجھاتا ہون
تجھی پر خشمناک ہوجاتا ہون بھائی اپنے تئین سنبھال اور زمانیکے چال دیکھ
بھال میرے اور اپنے اوپر رحم کر کیسکی باتونکا کچھ خیال نکر زمانے کی لوگ
ایسے ہی ہوتے ہین اسکا ذرا ملال نکر نفس نے کہا ہاے کسطرح آپ سے
کہون کیونکر آپکا کہنا مانون اور چپ رہون میان میرا رنج میری افعال
سے نہین میری سمجھ میرے خیال سے نہین اورونکی بدسلوکی اوسکا سبب
ہے اونپر قابو نہین یون میرے اوپر یہ رنج و تعب ہی اسواسطے کہ قہر درویش

بر جان درویش ہوتا ہے اور آپ بیوجہ میرا مُنہ بند کرتے ہین اس سے

اور بھی دل ریش ہوتا ہے **ابیات**

مین نے اوس سے کہا نہ بک نادان	فہم کا تجھ مین مادہ ہے کہان
رنج تو تیرے فعل سے ہی ہے	بات میری بہت ہی پکّی ہے
پر سمجھتا نہین بیان کو تو	مجھسے سُن روک اب زبان کو تو

اچھا اسکا ہی اقرار کر بحث کے ختم کرنیکا اسپر دار و مدار کہ اگر مین یہ رنج تیرے فعل سے ثابت کردون جب تو یہ رنج و غم چھوڑ یگا میرا کہنا مانیگا میری اطاعت سے منہ نہ موڑیگا کہا آی نظر عزیز آپکا یہ کہنا بسر و چشم منظور ہے میرا دل اسبات سے بہت مسرور ہی آپ جلدی ارشاد کیجئے اور مجھے شاد کیجئے مین کبھی خلاف انصاف نکرونگا اوس سے کسی طرح انحراف نکرونگا اگر آپکا قول معقول ہی تو مجھے زرا انکار نہین میرا مقبول ہی مین نے کہا الحمد اللہ تجھا

سرکش فرمانبردار ہوا اسوقت مین شاد بیشمار ہوا مین تو تجھسے نہایت ڈرتا
تھا آتدن یہی دعا کرتا تھا کہ یا الہی نفس سرکش میرا خادم و تابع ہوجائے
صبر و رضا پر قائم و قانع ہوجائے ہزار شکر کہ دعا قبول ہوئی محنت وصول
ہوئی اب منصف بنکر میری طرف رجوع کر اور جو کہون اوسے ماننا شروع
کر پھر دیکھ ہمین تجھے کسقدر آرام رہیگا ہر ایک رنج سے بچیگا خوب شاد کام
رہیگا بھائی اس رنج کے باعث دو فعل ہین ایک نہین جو نہ سمجھین اونکی سمجھ
کسی طرح نیک نہین ایک بدسلوکی اغیار دوسرا برا ماننا اور رنج برا ماننے
سے ہوتا ہے اسے خوب سچ جاننا اور یہہ تیرا کام ہے بڑے غور کا مقام ہے اگر تو
برا نمانے تو تجھے کسیطرح رنج و غم نہو بلکہ صبر کر کے چپ ہو رہے تو عاقلونکے
نزدیک دنیا مین تیری آبرو بڑھے ذرا کم نہو اور عقبی مین مرتبہ صابرین پائے
برا نہ ماننے سے یہ بات تیرے ہات آئے اسواسطے کہ صابرون پر مہربانی

خدا تعالے کی بہت زائد ہے آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْن اسکی شاہد ہے

آپ نہایت سوچ سمجھکر سچ ہے تاکہ یہ تکلیف و رنج میرے فعل سے ہوا اور

کے نفس نے کہا اب تو واقعی رنج میرے فعل سے ہوا اور یہ بات ہی قابل داد

و غور کے اسوقت مین اپنی نادانی عظیم اور آپکی خوبی تعلیم کا قائل ہوا یہ مضمون

کسی سے نہین سنا تھا آج آپ سے حاصل ہوا مین سچ کہتا ہون خدا علیم ہے

ای نظر ماشاء اللہ و چشم بد دور نہایت دلچسپ و معقول آپکا طریقۂ تعلیم

ہے جو شخص یہ رسالہ دیکھیگا نہایت نادر و عزیز جانکر بنظر حیرت اسکی ط

نگاہ کریگا اور تمکو یاد بکلمات خیر و دعا گاہ گاہ کریگا اب مین آپکا نہایت ممنو

احسان ہوا مجھے ذرا شک و شبہہ نرہا اچھی طرح اطمینان ہوا کوئی خلش

باقی نہی سب خلجان دور ہوا اب مین مسرور ہوا یہ مضمون نہایت پر حکم

و مصلحت ہے اسوقت دلکو بڑی فرحت ہے اللہ تعالے آپکو جزای خ

دنیا مین عیش و آرام عقبی مین جنت کی سیر دے یہ بات میری سمجھ مین خوب
آگئی اچھی طرح میرے دلمین سما گئی آپ مین اپنی کج بحثی پر نادم ہون دلسے
آپکا خادم ہون انشا اللہ تعالی بڑی مضبوطی سے آپکی نصیحت پر ہمیشہ قائم
رہونگا دلسے نہایت شکر گزار و فرمانبردار دائم رہونگا مین نے کہا جب یون ہے
تو برا ماننا چھوڑ دے اس طریقہ سے منہ موڑ دے کہا بہت اچھا آج سے
مین نے برا ماننا چھوڑا اور اس خیال اس رشتہ کو بالکل توڑا مین نے کہا ہزار
شکر کہ تو سمجھ گیا خوب سنبھل گیا میرے دلکا خار نکل گیا اب میرا تیرا کچھ جھگڑا
اور مجھے تجھسے ذرا شکایت و فریاد نہین مارے خوشی کے ایسا پھولا اور رنج
ایسا بھولا کہ ایک بھی یاد نہین اسواسطے کہ تجھسا منہ زور سرکش پورا مطیع و
شرمسار ہے اپنی خطا کا تجھے اقرار ہے یہ بڑا فضل پروردگار ہے دل اس بات کا بہت
شکر گزار ہے قطعہ

صد شکر شدی منفعل و مات و مطیع
بودم ز شرور تو لبسی سرگشتہ

چون شاد بنا شد نظر این وقت کہ آنرا
بر چون تو چنین فتح میسر گشتہ

الغرض اب کسیکی بدسلوکی سے کچھ ملال نکرنا ہی با تونکو خواب سمجھنا کسی کا خیال نکرنا سب غیر ہین سوائے خدا تعالی کون یگانہ ہی مگر کیا کیا جاے یہی روش زمانہ ہی اور یہ طرح اسیوقت کی نہین سیکڑون برس سے زمانے کا یہی حال ہی سالہا سال سے ہر کہ و مہ کا یہی احوال ہی اسباب مین اگلے بزرگونکا بھی یہی خیال ہی قول حضرت حافظ رحمۃ اللہ علیہ اسپر دال ہی ابیات

این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم

دختر انرا ہمہ جنگست و جدل با مادر
پسر انرا ہمہ بد خواہ پدر می بینم

جب بیٹی بیٹے کی یہ کیفیت و حکایت ہی تو اور اقارب و یار اغیار کی کیا شکایت ہی بلکہ الاقارب کالعقارب یعنی رشتہ دار بچھو ونکی طرح موذی

و نیش زن ہین مرد ہین یا زن ہین اور بیت

نیش عقرب نہ از پے کین ست	مقتضاے طبیعتش اینست

جب یہ مضمون یاد آتا ہے تو ہر قریب و بعید سے دل دور بھاگ جاتا ہ
بلکہ دنیا کیطرف سے سرد ہو جاتا ہے کوئی چیز نہین بھاتی سب مزہ گرد ہو جا
ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ سب سے الگ اور ہر بلا سے پاک رہو نہایت مینہ
وبیباک رہو اسواسطے کہ یہ رنج دینے سے باز نہ آوینگے انکی تو یہی سرشت
عادت ہی اس خیالسے صبر و درگزر ہی بہتر ہے اسمین آرام و سعادت ہ
یہ بات خوب ظاہر و مسلم الثبوت ہے دلیل کی محتاج نہین کوئی نہ سمجھے تو اس
کچھ علاج نہین اور ایک بات اور تجھے آنکھون سے دکھاتا ہون تو فوراً سمج
جائے ایسے طریقہ سے سمجھاتا ہون بھائی تو اکیلا اور دنیا والے بیشمار کس کس
سے مقابلہ کریگا اس سے یہی بہتر ہے کہ صبر کر اور اپنا دل مار نہ کسی سے لڑ جھگ

سی کی بات ہے زرا بگڑا اور سمجھنے کی بات ہی کہ بدسلوکی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھی جائیگی پابتری مگر فہیم وصابر صاحب تسلیم وشاکر نہایت کم ہوتے ہین اور تنگ مزاج زود رنج بہتیرے انکا بدانجام ہی غم وغصہ بہت برا کام ہی اس سے دل جلتا ہی ہر دم خون جگر کہلتا ہی اور صابر ہمیشہ شاد رہتے اونکے خانۂ دل آزاد رہتے ہین **بیت**

کیا یہ نہین تو نے سنا الصبر مفتاح الفرج	صبر اختیار کر تو ظرف پر بات رستہ چہوڑ کج

اور صبر نکریگا تو کیا کریگا کہانتک اس رنج مین مریگا بہائی دو چار ہزار دو ہزار شہر دو شہر بیروت و بمبیء ہون تو اونکو چہوڑ دے اچہون مین جا رہے اور جب سب ایسے ہی ہون تو پہر کیا کرے جیسے ہو سکے اونہین سے صبر کرکے بسر کرے اور کسی سے کچہہ نہ کہے **بیت**

چہ توان کرد مردمان اینند	با ہمین مردمان بباید ساخت

اور جہانتک خیال کیا صبر و درگزر ہی مین آرام پایا اسیکا نیک انجام پایا اور بدلا لینا تو کچھ دشوار نہین نہایت سہل ہی مگر عاقلونکے نزدیک بہت نادانی و جہل ہی جوان مرد تو دشمن و نیش زن کے ساتھہ بہی احسان کرتے ہین مگر یہہ کام ہر ایک نہین کرتا بڑے پورے انسان کرتے ہین اسی مضمونکو حضرت سعدی شیرازی فرماتے ہین سب کو ہدایت کرتے ہین اور سمجہاتے ہین بلیت

بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الی من اسا

بلکہ نیک بدونکا احسان مانتے ہین اور اونکو محسن جانتے ہین اسواسطے کہ اگر بد تکلیف نہ دیتے تو نیک صبر کا ثواب کسطرح لیتے اور حضرت عبد اللہ انصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری یون ارشاد کرتے ہین سمجہدارونکے دل شاد کرتے ہین بدی را بدی کردن سگ کاریست و نیکی را نیکی کردن خر کاریست و بدیرا نیکی کار عبد اللہ انصاریست اور حقیقت مین یہ کام بہت مشکل ہی حضرت عبد اللہ

انصاری کا ہی کام ہی اور اونکا ہی ایسا دل ہی اسجگہ چار احتمال ہین بدی
کے ساتھ بدی نیکی کے ساتھ نیکی بدی کے ساتھ نیکی یہ سب حضرت عبداللہ
انصاری کے اقوال ہین چوتھا احتمال نیکی کے ساتھ بدی ہی جسکا مخزن
چودھوین صدی ہی اونکے زمانے مین ہرگز یہ بات نہوگی جبھی نہ لکھی اور
چھوڑدی اب اسکی کثرت ہی اسکے حکم کی ضرورت ہی اسواسطے مین نے اسکا
حکم لکھدیا محسن کشون احسان فراموشون کو متنبہ وآگاہ کیا کہ نیکی را بدی
کردن حرام خواریست وحقیقۃ درین فعل بسیار ذلت وخواریست محسن
کش یعنے نیکی کرنیوالی کی ساتھ بدی بہت ہی برا کام ہے سب کے نزدیک حرام ہے
اب یہہ چارون احتمال ہین قابل عمل وخیال ہین بدی را بدی کردن سگ
کاریست ونیکی را نیکی کردن خرکاریست وبدی را نیکی کردن کار عبداللہ
انصاری ست ونیکی را بدی کردن حرام خواریست مگر عاقل کسی سے کسی بائمین

برا نہین مانتے ہین دشمن کو بھی ایذا رسان نہین کہتے سب فعل خدا تعالی کیطرف
سے جانتے ہین نہایت صابر و شاکر ہوتے ہین ہرگز بدمزاج نہین ہوتے
ہر بات خود سمجھتے ہین سمجھانے کے محتاج نہین ہوتے نہایت فہیم و متحمل ہوتے
ہین مانند دریا اونکے دل ہوتے ہین اور دریا کو خس و خاشاک سے مضر نہین
مگر کسیطرح جکا اوسے اس سے ضرر نہین جیسا ہی ویسا ہی رہتا ہی ذرا خراب
نہین ہوتا یعنے اوسکا پانی کچھ بھی بدمزہ و بے آب نہین ہوتا اسیطرح جو شخص
کامل ہوتا ہے اور اوسے رتبۂ عرفان حاصل ہوتا ہے وہ کسی سے بیزار
نہین ہوتا اوسکا دل سب سے صاف رہتا ہی ذرا بھی غبار نہین ہوتا بیت

گو مٹی سے جیسے ہرگز دریا نہین بگڑتا	ایذا سے یون ہی عارف اصلا نہین بگڑتا

اور اگر کسیکی بدسلوکی سے وہ برا مانین اور اوس سے بگڑ جائین تو اونکی رتبے بالکل
چھن جائین اور وہ بڑی خرابی مین پڑ جائین بیشبہہ رتبۂ معرفت مین خرق ہو جائے

بلکہ وہ رتبہ معدوم و غرق ہوجائے عارفون مین ذی وقار نہ رہین مثل اب

تنک بنجائین بجز خار نہ رہین بقول سعدی رح

دریاے فراوان نشود تیرہ بسنگ	عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز

نفس نے کہا کہ اب مین ہر طرح آپکے قایل ہوا اور میرا دل نہایت خوش ہوکر آپکی طرف مائل ہوا بہت سچا ہے اچھا جانکر آپکے قول کا اعتبار کرتا ہون اور خوب سوچ سمجھکر یہ طریقہ اختیار کرتا ہون انشاء اللہ العزیز کبھی آپسے اور اس راہ سے نہ پھرونگا اور ای نظر اب اسطرح سے رہونگا کہ آپکی نگاہ سے نہ گرونگا بلکہ آپکے نزدیک عزیز مثل نظر ہوجاؤنگا موافق و مطیع سراسر ہوجاؤنگا۔ مین نے کہا اب شر دور ہوا اور خیر ہوئی کہ رنج دنیا اور عقبی سے امان ملی تھوڑے دن بھٹک بھٹکا کر راہ راست پر آیا صبح کا بھولا شام کو آجائے تو بھولا نہ کہلائیگا یہ مثل مشہور ہے تو بہت جلدی راہ راست پر آگیا

میرا دل اس سے نہایت مسرور ہی تیری مخالفت سے میرا حال حد سے زیادہ

خراب رہا کرتا تھا ہر وقت مجھکو کمال ملال اور رنج دتاب رہا کرتا تھا اسوجہ

کہ تو حضرت غوث پاک مقبول خدای خالق افلاک کی اولاد مین سے ہو

اور تیرا ایسا خراب حال ہوا اسطرحکا نکما خیال ہو کہ صبر وتحمل کا تجھمین نام نہو

کہانتک اسکا برا انجام نہو اب سچ کہو کہ غیر کے فعل سے بحث وغم بیکار ہی کہا

حقیقت مین یہ بحث ورنج عبث اور مجھی اسکا اقرار ہے مین نے کہا کہ الحمد للہ

جو تیرا یہ قول ہوا اور ایسا تیرا دل ہوا جیسا اب خوش کیا آیندہ بھی شاد

رکھنا اور یہ شعر یاد رکھنا بیت

غیر کے افعال سی جب بحث وغم سمجھا عبث	بدسلوکی سی بہی ہرگز غم نکر فعل اسکا جان

اسواسطے کہ اوسکا اوپرا اوسکا مواخذہ وعذاب ہے تو اوس سے پاک

وبیجاب ہے اور جب تو نے برا مانا تو تو اور وہ دونون برابر ہوگئے دونون

مواخذہ رہا دونونکے نقصان سراسر ہوگئے وہ بدسلوکی کا جواب دیگا تو برا
ماننے کا حساب دیگا اور برا نہ مانا تو تو صاحب خیر ہوا وہ اہل شر تجھے فائدہ
پہنچا اوسے ضرر اور ایک معنی دوسرے مصرع کے اور ہین قابل پسند
عارفان و لائق غور ہین وہ یہ کہ غیر کی بدسلوکی کو اوسکا فعل جانے یعنی اللہ تعالی
کیطرف سے اوسے مانے اسواسطے کہ ہر فعل کا وہی فاعل ہے وَالْقَدْرُ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى کا یہی حاصل ہے جو اسے مانے وہ عارف کامل ہے اور جو نمانے وہ
نافہم و جاہل ہے بلکہ اہل ایمان کے نزدیک اوسکے ایمان مین نقصان ہے
ایمانی یا تو نکو نہین جانتا ایسا کم فہم و نادان ہے یہ بات یقینی و ایمانی ہے سب
دل سے مانتی ہے ایسا کوئی شخص نہین جسکو اسباتکا اقرار نہین کسیطرح کی
اسمین بحث و تکرار نہین یہ ایک جملہ ایمان مفصل ہے جو نمانے اوسکی عقل و ایمان
مین بیشبہہ خلل ہے غرض کسی کی کسی بات مین برا ماننا بیجا ہے فاعل ظاہ

کیطرف سی ہرگز جاننا چاہیئے ہر فعل اللہ تعالیٰ کیطرف ہی منسوب ہے یہی بات
عقل و ایمان کی لیئے خوب ہے اور اس سے قطع نظر اے نفس عزیز تو ہی بتا کہ
اب کوئی کیا کرے کہاں رہے جو رنج و تکلیف سے امان ہے جہاں تک دیکھا ہی
دیکھا کہ خُلق و مروت بلکہ آدمیت دُنیا سے مفقود ہی بہر رنج و شکایت بیسود ہے
اچھے انسان سب چلدیئے خدا تعالیٰ ہی کو بقا ہی نام کے آدمی رہگئے واقعی اور
سچا آدمی مثل عُنقا ہی اب آدمیت و وفاداری بالکل گم فقط نام ہی نام ہے نہایت
افسوس کا مقام ہی اس مضمون کا میرا ایک قطعہ قابل یاد ہی جسوقت سے مین نے لکھا
ہے اوسوقت سے دل کو صبر آگیا اور اِسوقت تک شاد ہے قطعہ

اے نظر یک زمانہ بود چنان	سگِ اصحاب کہف مردم شد
وا دریغا کہ در زمانۂ حال	آدمیت ز مردمان گم شد

اور زمانۂ حال کی کیا شکایت مدت مدید سے آدمیت و وفاداری کا نام کھو گیا

حضرت سعدی علیه الرحمه نے چھہ سو برس پہلے سے اسکا دکہہ رویا ہے بیت

یا وفا خود نبود در عالم	یا مگر کس درین زمانه نکرد

مجبور ایک قطعه اور لکہتا ہون اوسیکے عمل مین فلاح دو جہان ہے ورنه رونا کرو اپنا وقت کہو یا کرو آرام و فرحت نه یہان نه وہان ہے اب صورت کے آدمی رہگئے ہین سیرت کے نہین غیرت کے رہگئے ہین غیر کے نہین قطعه

صورت کہین اب انسان دیکھا تو ہین یکسان	کس کسکا کرون شکوه کس کس سے برا مانون
بہتر ہی نظر آیا جیسے کوئی پیش آئے	خوش سب سے ہون سبکو مخلوق خدا جانون

اس خیال مین فلاح دارین کا یه سبب ہے که آپمین رفع رنج و شکایت غیر اور خوشنودی رب ہے اسواسطے که جب سبکو اور اونکے افعال کو مخلوق خدا جانا تو پہر رنج و شکایت بیکار ہے نہایت مصلحت اندیش اور بڑا حکیم خالق روزگار ہے جسکو جیسا جانا ویسا بنایا اور جو کام جس سے لیا اوس سے اوسی طرح کا بن آیا یہان سواے

صبر و رضا جا بکے دم زدن نہین اسباب کے سب مُقر ہین سُنکر کوئی مرد زن نہین
جب یہ ایسا مقام ہی تو دل سے سُن جو آیندہ کلام ہی بھائی اللہ تعالیٰ کو آگے
کسی پیار یکے کیا اصل ہی اور زمین آور اوسمین بے انتہا بُعد و فصل ہے وہ
سب سے زیادہ پیارا ہی ہمیشہ سے یہ قول ہمارا ہی اوسکے سامنے کسیکی حقیقت
نہین آسکے خلاف سمجھین ایسی ہماری طبیعت نہین جب یہ بات مسلم اور
افعال مخلوق افعال خالق ہین تو رنج شکوہ کیسا سب خوش ہونیکے لائق ہین
اب زرا آنکھین کھول اور نہایت سچ بول پیار یکا ہر کام بُرا ہو یا بھلا پیارا
ہوتا ہے یا نہین اور محبوب کو خوش کرنا ہر طرح گوارا ہوتا ہے یا نہین نفس نے
کہا یہان تو سبکا یہی حال ہی اور میری بھی یہی مثال ہی کہ پیار یکا جو کام
سامنے آتا ہی دیکھتے ہی دل نہایت شاد ہو جاتا ہی اوسے آنکھون سے لگاتا ہی چومتا ہے
مارے خوشی کے باغ باغ ہو جاتا ہے جھومتا ہی مین نے کہا کہ بس اسمین بحثہ کا رزہ

کا اور میرا یار رہ کسی سے کیطرح برا نمان برا ماننے کو نہایت برا جان رنج

کو چہوڑ کسی سے نہ توڑ سب سے ملا رہ ہر ایک کے کام مین پلا رہ تیرا کام

ی کرے یا نہ کرے تو خوش رہ تیرا دل اس سے زرا نہ رنج کیا کرے پہر رنج

بہی نام نہ آئیگا ایسا کوئی وقت ہوگا کہ اوسمین آرام نہ پائیگا نہایت چین

سے تو اور ہم رہین گے رات دن عیش و آرام بہم رہین گے ابیات

اب برا مانا نہ تو اصلا	یاد رکھنا یہ میری بات بھلا
رات دن پہر رہین گے ایسے شاد	بہول کر بہی نہ آئیگا غم یاد
دونون ملکر کرینگے عیش بہم	تو او دہر شادمان اوہر خوش ہم
دور ہوجائینگے سبہی جہگڑے	کام بنجائین گے ابہی بگڑے
یہ نظر کی جو کچھ ہدایت ہے	عین اللہ کی عنایت ہے

اسی مضمون کی میری ایک غزل ابتدائی ہی مین نے اوسمین اسمضمون کی علو...

لکھائی ہی جسکا اوسپہ عمل ہوگا وہ عارف اور اوسکا جنت مین محل ہوگا غزل

ہر چہ بر تو آید از زشت و نکو	جملہ را دان از خدای نیک خو
یعنی از کس شکوہ در دل مدار	ز انکہ این تیر و کمان دار ست او
شکوہ از تیر کار عقل نیست	تیر از خود نے رود در ہیچ سو
گر ہمی جوئی طریق معرفت	معرفت این ست و باقی گفتگو
گر ہمی خواہی رضاے حق نظر	در رضاے بندگان کن جستجو

اوپر کا مضمون اور سوائے مقطع سب غزل اسی پہ دال ہی کہ فعل مخلوق فعل

خدائے ذوالجلال ہے اسیلئے اگر موافق کوئی کسیکو ستائے اور اپنا فعل

فعل خدا تعالی بتلائے اور کہے میری کچھ شکایت نکر میرا کیا قصور ہے یہ

کام فعل رب غفور ہے کوئی عاقل اوسکی سماعت و صداقت نکریگا بلکہ

اوسکے اوپر الزام حماقت دہریگا اور حقیقت مین یہ قول غلط و خلاف نقل ہے

کبھی نہ پسند کریگا جسے ذرا بھی عقل ہے حکمت سے خالی امور شریعت نہین

پر مصلحت ہین جب تو خلاف طبیعت نہین ہر عاقل اوسکے احکام قبول کرتا ہے

یہانتک کہ جو غیر مذہب غور کرتاہے اسلام قبول کرتا ہے امور شرع واقعی

مصلحت آمیز و قابل غور ہین بعضے سبکے حق مین برابر بعضے اپنے واسطے اور دوسرے

کیواسطے اور یہین غزل کے اور اشعار مین تو اورنکی ظلم زیادتی کو خدا کیطرف سے

جاننے کی تاکید اور اونکی طرف منسوب کرنیسے انکار ہے اور مقطع مین اپنے

جور و جفا کو اپنی طرف سے جاننے کا اظہار ہے اور تاکید ہے کہ اگر خدا تعالے

کو راضی رکھنا چاہے تو بندگان خدا کو راضی رکھے سبکے کام کرے سب کے

ساتھ میل محبت سلوک راستبازی رکھے آئین دونون جہان کی فلاح و

بہبودی ہے رضاے بندگا نمین ہی خداوند تعالی کی خوشنودی ہے

اسواسطے کہ اوسکو ہر بندی کے ساتھہ ماباپ سے ستر درجے زیادہ محبت ہ

شفقت ہی قربان اوسکے وہ کیسا پروردگار اور اوسکی کیا رحمت ہے
یہان ماباپ کی محبت سے اللہ تعالی کی محبت کی مثال دی ہی اور یہ بھی اُسکی
رحمت ہی کہ اولاد کی محبت ماباپ کے دلمین اسقدر ڈالدی ہی اسمین یہ
حکمت ہی کہ اولاد کی اس حیلہ سے دُنیا مین خوب پرورش ہوتی ہی اور عقبی مین
ماباپ کو درجے ملتے ہین اور اونکی بخشش ہوتی ہے اب یاد یہ بات رکہہ
اور اپنے دلپر ہات رکہہ اور غور کرکے دیکہہ جو تیری اولاد کو ہر طرحکا آرام دے
اور اونکی اور تیری طبیعت کے موافق کام دے وہ شخص تیرا اسقدر محبوب
ہوجائیگا طالب نہ رہیگا مطلوب ہوجائیگا بلکہ اولاد سے زیادہ پیارا ہوجائیگا
اوسکا آرام دینا تجھے دل سے گوارا ہوجائیگا اسیطرح جب بندے خوش
ہونگے تو اللہ تعالے مہربان ہوگا دارین مین توچین سے رہے کہین نہ پریشان
ہوگا تیرے سب کام اچھی طرح سنبہل جائینگے کوئی حسرت باقی نہ رہیگی سب

ارمان نکلجا وینگے نفس نے کہا آپکی سب باتین نہایت کام کی ہین بڑی مدلل

بڑے استحکام کی ہین مین نے سب مانین اور بڑے کام کی جانین اور نہایت

سوچ سمجھکر اوسپر عمل اختیار کیا ہی فقط آپکے کہنے پر ہی نہین اعتبار کیا ہی

مین نے خوش ہوکر کہا کہ پہلے تو بڑا سرکش میرا دشمن تھا حد سے زیادہ موذی

بدچلن تھا اور اب تو نہایت دوست بلکہ عزیز با تمیز باخبر بے فساد و شر

میرے نزدیک تو سب سے بہتر ہے تونے میرا کہنا مان لیا مجھے شاد کام کیا جزاک

اللہ بہت بڑا کام کیا الحمد للہ کہ پہلا مباحثہ نہایت خوبی و خوش اسلوبی

تمام ہوا نفس سرکش مطیع و رام ہوا اور مجھکو آرام ہوا رنج و غم سے نجات ہو

بڑی خوشی کی بات ہوئی جو منصوبہ کیا تھا صحیح ہوا نہ غلط یہ اللہ تعالیٰ کا

فصل ہے فقط مثنوی

دس برس نفس سے جدال رہی	راتدن بحث و قیل و قال ر

کوئی باقی نہ چھوڑی اوسنے دلیل | پر وہ ہوتا رہا ہر اک مین ذلیل

علم صرف اوسنے کر دیئے سارے | اور بہت روز بحث مین مارے

پر نہ مجھپر کچھ اوس کا زور چلا | اوسکے ٹالے سے مین ذرا نہ ٹلا

مین نے ہر بات مین اوسے دی مات | اوسکے مُنہ سے نہ نکلی پھر کچھ بات

اوسکے دعوے تھے جتنے توڑ دیئے | کوئی رہنے دیا نہ پھر کے لیئے

اور چت چارون شانے دے مارا | عاجز آکر وہ آخرش ہارا

اور کہنے لگا کہ ہے ہیہات | کٹ گئے ابتو میرے دونون ہات

یعنے دعوے نہ کوئی پیش چلا | پھر کرون بحث کسطرح سے بھلا

ہر طرح مین نے تمسے کھائی شکست | ہوگئے میرے حوصلے سب پست

مجھکو اس سے ہوئی بڑی حیرت | تیز ہونے سے ہے بہت غیرت

سحر ہین آپکی یہہ سب باتین | یاد ہین آپکو بڑی گھاتین

وبے اعتنائی آگئی ہتی چاہے جیسا کیسا کام ہو وہ ذرا توجہ نکرے اسقدر
بیگانگت وبے پروائی آگئی ہتی اسکے مآل کا جو خیال کیا تو نہایت بد معلوم ہوا
مگر بعد انصاف وغور ایک سبب ہی صاف مفہوم ہوا وہ یہ کہ آدمی پابند
خیال لاکلام ہوتا ہے اوسکے موافق اوسکا ہر کام ہوتا ہے پہلے یگانہ وبیگانہ
یار واغیار کو جانتا ہتا آیا گیا ہمسایہ ورعایا ہر حقدار کو جانتا تھا اوسیطور پہ
سبکے کام اور اونکی رعایت کرتا ہتا سب خوش تھے کوئی کسی طرح کی نہ شکایت
کرتا تھا اب جب یہ سمجھا دیا کہ کوئی اپنا نہیں سب غیر ہیں یگانے بیگانے
صاحب قبلہ یا اہل دیر ہیں تو اوسنے ایسا ہی جانا اور سب کے ساتھہ برتاو رکھا
منافرانہ پہر برا ہوا یا بھلا اوسکا کیون دباتے ہو گلا اسمین اوسکی کیا تقصیر ہے
یہ تو اسی خیال کی تاثیر ہے یہ بات سچ سمجھکر نہایت غمگین و منفعل ہون اور یہ
حوصلہ نہو کہ کچھہ نفس سے کہون ہر وقت یہی پس وپیش رہا کرے اور خوف

عذاب عقبیٰ سے دلریش رہا کرے ادہر دنیا مین یہ کیفیت ہوئی کہ تمام جہان مین

مشہور ہیری بیمروتی و بےغیرتی ہوئی اکثر آدمی میری شکایت کرنے لگے جا بجا بیجا

بیہودگی کے ساتھ میری حکایت کرنے لگے چند بار اسکا چرچا میرے کان تک

پہنچا پہر یہ ذکر چلا اور رفتہ رفتہ اونکی زبان تک پہنچا دوست شرمائے

لجائے دشمنون نے قہقہے لگائے بڑے گل کہلائے یگانونکے دل مرجہائے

یہہ باتین سنکر اونکے سر و پیر غم کے بادل چہائے اسکے صدمے سے اونکا بدن اور

خون جگر گہٹا اسی پیچ و تاب مین کچھ زمانہ کٹا نہ ونکو چین نہ رات کو آرام زندگی

بے لطف خور و خواب حرام ہر وقت پریشانی و اضطراب رہا کرے فرط غم سے

نہایت حالت خراب رہا کرے ہردم خوف عقبیٰ پیش نظر رہے دل مضطر رہے

جب مجہے اس عادت کے مآل کا غور و خیال ہوا تو نہایت افسوس و ملال ہوا کہ ہائے

ابتو مین پہلے سے زیادہ بگڑ گیا شکوہ مردمان دنیا اور مواخذہ و عذاب عقبیٰ مین

پڑ گیا اور واقعی جب بیگانون کے کامون مین مجھسے قصور ہوا تو پہر

ایک میرا تماشا ہوا مین نے یقین کیا کہ یہ نتیجہ بے پروائی وبیباکی ہوا پہلے مین

اور وہی ستم رسیدہ رنجیدہ تہا اور سب مجھسے خوشحال تھے سبکے کام حسب

مرضی مجھسے نکلتے تھے بہت نہال تھے پہلے اورونسے مجھے کچھہ تکلیف تھی مگر عذاب

محشر سے نجات تھی بلکہ تکلیف کیوقت صبر کرکے ثواب لوٹتا تہا کیا اچھی بات

تھی اب دنیا مین بیہودگی کی بدنامی ہے اور عقبی مین خوف بدانجامی ہی یہ خیال

کرکے مین نے نفس سے کہا کہ اب جیسا تیرا مزاج وحال ہی دنیا مین اسکی شکایت

اور آخرت مین اسکے عذاب سے بچنا محال ہی اب تو خسر الدنیا والآخرۃ ہوگیا

بیشک بدخیال بدرہ ہوگیا جسطرح ہوسکے اس خیال وحال کو چہوڑ اس طور طریقہ

سے منہہ موڑ نہیں تو تمام جہان مین مشہور جگ سے برا کلکہرا ہوجائیگا تیرا اگلا کائی

کیوا اسے تیرا خیال عقبی مین چہرا ہوجائیگا نفس نے مجھسے کہا کہ اسوقت اگرچہ مجھے

آپکی بات سے عبرت ہوئی مگر اسکے ساتھہ ہی بڑا تعجب اور نہایت حیرت ہوئی کہ یہ
آپکا قصور اور آپکا کام ہے اور میرے اوپر اسکا الزام ہے اب میرے پاس آپکی باتکا
کیا جواب ہے جو آپکے حکم کی تعمیل بھی ناصواب ہے اب میرے دل و دماغ آپ سے
نہایت عاجز و تنگ ہین اسواسطے کہ آپ زبردست اور برسر جنگ ہین آپ ذرا نظر
مجہسے ملائیے اور صاف صاف بغور و انصاف فرمائیے بہلا یہ میرا
خیال مین نے نکالا ہے یا آپنے مدو شد کے ساتہہ مجھے مجبور کرکے اس راہ پر ڈالا
ہے متحیر ہون کہ آپکا کیا حال و علاج کرون اور کسطرح کا اپنا خیال و مزاج
کرون مین نے کہا اے نفس عزیز باتمیز کیا خیال کرتا ہے بات سمجھتا نہین اور
ناحق تعجب و ملال کرتا ہے البتہ یہ تیرا قصور ہے یاد ہوگا مین پہلے کہہ چکا ہون کہ
تو نادان ہے تیری عقل مین فتور ہے بہائی میری بات سمجھ اور اپنے جلے پھپھولے
نہ پھوڑ میرے دلکو ایسی باتون سے نہ توڑ اب تو نظر کا پیارا آنکھونکا تارا ہے میرا

کہنا مان لیا تیرا کہنا مجھے سب گوارا ہے مین تجھے الزام ہرگز نہین دیتا صلاح
بتاتا ہون تدبیر نجات و فلاح بتاتا ہون غور کر پہلے سبکو تو اپنا جانتا تھا اب
میرے کہنے سے ہر ایک کو غیر سمجھتا ہی مین اسیکا شکر کرتا ہو کہ تو میرے کہنے کو شر
نہین غیر سمجھتا ہے اس سے مجھے امید ہوئی کہ بفضلہ العزیز تیرا انجام بھلا ہی
آیندہ بھی جس راہ پر تجھے چلاونگا تو بیشک چلیگا جو اب چلا ہے تیری طرف سے
خیال مخالف بالکل دور ہو گیا میرا کہنا تونے قبول کیا اس سے میرا دل مسرور
ہو گیا اب تو میرا پورا یار ہے تیری ناراضی سے میرے دلبر با ہی رات دن تیرا
کام کرتا ہون تیرے واسطے فکر آرام کرتا ہون یہی چاہتا ہون کہ دارین مین تو
عیش و راحت پائے کہین رنج و غم کا نام نہ آئے ایسی فرحت پائے مینہ برس سے
تیری ہی بہتری و صلاح مد نظر ہی العزیز تیرے ہی لیے فکر خوشی و فلاح سر بسر ہی
اور ایک مثل مشہور ہے اوسکا ماننا بہت ضرور ہے وہ یہ کہ جوینده یابنده ہی

یہی سب کہتے ہین اور یہی قول بندہ ہی اور حقیقت مین اسکا بڑا سہارا ہی اسی پر
دار و مدار ہمارا ہے اور بہت دن گزر گئے ہین اب یقین کر کہ نہایت جلدی
کوئی ایسا قول ملیگا جسپر عمل کرنے سے فلاح دارین ہوگی اور تیرا دل خوش ہوکر
مثل گل کہلیگا اب جو تجھکو مین نے اس خیال سے روکا ہی اور باوجود اپنی ہدایت
کے تجھے ڈوکا ہی تو خوب سمجھ کہ اسکا یہ سبب ہے بھائی دنیا فعل رب ہے اور وہ بڑا
حکیم ہے اوسکے ہر فعل مین ہزارون حکمتین ہین مگر وہ جانے جو نہایت فہیم ہے
اگر دنیا نہوتی تو جنت و دوزخ کا نام نہوتا ثواب و عذاب سے کیسکو کچھ کام نہوتا
جو چاہے کرتا کسی سے کچھ سرکار نہوتا کبھی امید جنت و خوف نار نہوتا اب تو وصول جنت اور رستگاری
نار کی امیدواری ہے اسیواسطے دنیا ساری ہے اللہ بیٹا حضرت آدم کا یہی حال ہی جو ایماندار ہے
اسیکا قائل ہے اسکی سبکو فکر ہی قرآن و حدیث پاک مین جا بجا یہی ذکر ہے یعنی جو کام آج یہان کروگے اوسکا
پھل وہان کل پاؤگے کیسکو خوش کروگے یا کلپاؤگے پھر تیری طرف سے سبکے کامون مین

نصور دیکھا اور سبکی طرف سے تجھکو بیزار و نفور دیکھا غور کیا تو سبکو تجھ سے شکایت

پایا اور ایکبارگی ماننے کے سبب سے تجھے لایق ہدایت پایا اسواسطے اپنی تا

ہوئے خیال سے از راہ خیر خواہی و موافقت بے تامل باز رکھا اور تیرے

سمجھانے اور راہ پر لانیکا یہ طور و انداز رکھا کہ اب ہم دونوں ملکر ہر قسم کے

اقوال دیکھین بھالین اور خوب تامل و غور سے کوئی قول نہایت معتبر

بہتر ایسا نکالین کہ خداوند تعالیٰ اور اوسکے بندے اوسکے سبب سے شادکام

جب ہمارے تیرے نیک انجام ہون بیرضای بندگان خوشنودی خدا نہیں

رب العالمین اپنے بندونکی طرف ہر وقت رجوع ہے اس سے جدا نہیں

قول سبکو بھایا ہے یہی حضرت سعدیؒ نے فرمایا ہے

حاصل نشود رضاے سلطان	تا خاطر بندگان نجوی
خواہی کہ خداے بر تو بخشد	با خلق خداے کن نکوی

مضمون مسلم الثبوت وہ نے بدل ہے جو نما ہے بشبیہ اوسکے دماغ مین خلل ہے
تس نے کہا مین اسبات سے نہایت خوش ہوا کہ آپ مجہسے بیزار نہین آپ کا
ل میرلطرف سے صاف ہے پر غبار نہین آپ میری آپکی کیا تکرار ہے جو
رمائینگے مانونگا اسمین میراہی آرام و وقار ہے آپ ہی کوشش کرکے کوئی
ول ڈہونڈہ لائیے اور بے تامل و وسواس ارشاد فرمائیے مین فوراً قبول کرونگا
سیطرح آپکو نہ ملول کرونگا مین نے کہا الحمد للہ کہ اب تو میرے موافق ہے بات
اپنے سمجہانے کے لایق ہے جو نفیحتین میری وہی تیری ہین کہنے کیواسطے باتین
ہتیری ہین خیر مین ہی محنت کرکے کوئی قول پیدا کرونگا اپنے تیرے آرام کا طریقہ
اور ڈول پیدا کرونگا پہر مین نے اقوال بزرگان کی طرف رجوع کی اور رات دن
محنت و کوشش شروع کی ایکروز بفضل پروردگار اور بعد مدت وسعی لبیار
ایسا ایک قول یاد آیا کہ یاد آتے ہی مین نہایت مسرور ہوگیا اوسکے مضمون کے

خیال سے میرا سب خلجان دور ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ لولا الاعتبارات لبطل الحکمۃ
میں نے یوں کہا لولا الاعتبارات لبطل الدنیا اسواسطے کہ دنیا سراسر خیالات
واعتبارات کا نام ہے انہیں اعتبارات کے موافق اسکا ہر کام ہے مثلاً کسیکو
متبنیٰ بناؤ اور اوسکے ساتھ پدرانہ اور بسلوک بزرگانہ پیش نہ آؤ تو وہ بھی برا
کہیگا اور سارا جہان اور مواخذہ کریگا خداوند حقیقی بیگمان اسواسطے کہ عہد کے
خلاف کیا اپنے قول سے انحراف کیا یا وجود سرداری و شہریاری کے کسی فقیر
حقیر کو جب اپنا پیر بناؤگے تو ہر طرح اوسکا ادب و لحاظ کروگے اور اوسے اپنا
مخدوم و واجب التعظیم ناگزیر بناؤگے اسیطرح اقارب میں فرق اعتباری ہے
یعنی تغیر اعتبارات سے احکام بدلجاتے ہیں یہی غرض ہماری ہے جسکے ساتھ جیسا
اعتبار کیا جاتا ہے اوسکے ساتھ ویسا ہی برتاؤ اختیار کیا جاتا ہے اگر فرق
اعتباری چھوڑ دیا جائے تو آدمی جانور بنجائے بڑا غضب ہو جائے

یہ شخص مطعون خلق اور مقہور رب ہو جائے یہ باتین سنکر مین نے نفس سے کہا
کہ تو غور ادہر کر دہیان اور جو کہون وہ سن بگوش جان پہر دل سے تعمیل کر
اور اپنا خیال اگلا پچہلا تبدیل کر پہلے تو نے سبکو اپنا جانا تو اورونکو آرام اور
تجہے ملال رہا اور میرے کہنے سے سبکو غیر جانا اس سے تو ہر طرح خوش رہا مگر
تجہپر اورونکا طعنہ اور عقبیٰ کا وبال رہا اب سبکو ذو اعتبارین سمجہہ اور اسمین
فلاح دارین سمجہہ نفس نے کہا اس مضمونکو اچہی طرح سمجہایئے اور اسکے سب فوائد
تفصیل بتایئے کہ میرے خیال مین آ جائے کچہہ شک وشبہہ نرہے دل اطمینان
پا جائے پہر مین منظور کرونگا آپکو مشکور ومسرور کرونگا مین نے کہا بہائی پہلے
ہر شخص کے ساتہ تو نے ایک اعتبار لگایا تہا اور ایک خیال رکہا تہا اور اسکے
موافق اپنا برتاؤ اور چال رکہا تہا اب ہر ایک کے ساتہہ دو اعتبار لگائیے
ایک ہی شخص کو کبہی یگانہ کبہی بیگانہ سمجہ اپنے کام کیوقت بیگانہ اور اوسکے ک

کیوقت بگاڑنہ سمجھا اسمین یہ فائدہ ہے کہ جب اوسکے کام کیوقت اپنا جانا تو اوسکا

کام بگاڑنیکی طرح خوب کوشش و توجہ سے کرتا ہوگا پہر رنج طعنۂ دنیا اور

خوف عذاب عقبیٰ سے نہ مرتا ہوگا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ بہی راضی وہ بہی شاد

کام ہوگا غور کرنا چاہیے کیا اچھا کام ہوگا اور اپنے کام کیوقت جب غیر جانا

اور اوسنے کام بگاڑا یا نکیا تو ہرگز نہ شکوہ ہوگا نہ ملال ہوگا اسواسطے کہ وہ

غیر تہا ویسا ہی اوسنے کیا پہر اوسکا کیا رنج و خیال ہوگا اور اگر کام کردیا تو دل شاد

ہوگا اور لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس کے موافق اوسکا شکرگزار ہوگا یہ نتیجہ ذرہ

اعتبار ہوگا جو شخص اچھی طرح اسکا عامل ہوگا وہ بیشبہہ عارف کامل ہوگا

دنیا مین نہایت شاد رنج طعنہ و شکایت سے ازاد ہوگا عقبیٰ مین درجات

پائیگا او سپر یہ اور مستزاد ہوگا نفس نے کہا جزاکم اللہ جزاء حسنا اعطاکم اللہ عافیۃ

واسنا آپنے خوب بات فرمائی اور اسطرح پر کہ قرار واقعی میری سمجھہ مین آئی

اب ذرا خلجان نہین نہایت اطمینان ہی کہانتک اسکا شکر کرون میرے اوپر
اپکا بڑا احسان ہی مین نے کہا کہ اسوقت مین بہی تجہے اپنا دوست اور تیری
اسباتکو نہایت غنیمت جانتا ہون اور اپنے اوپر اللہ تعالی کی بڑی رحمت
جانتا ہون مگر اسکے ساتہہ یہ بہی کہتا ہون کہ کبہی اس راہ سے تجاوز اور مجہسے بغاوت
نکرنا اور تمام عمر کسیطرح کی شرارت و شقاوت نکرنا جب جانونگا کہ تو پورا
انسان ہی اور منہہ سے کہہ لینا تو ہر بات کا آسان ہی عمل کرنا بات پر قائم رہنا ہی
دشوار ہی اسکے واسطے بڑا ایکا دل درکار ہے اسی باب مین نہایت تاکید بزرگان
ہی بڑا بڑا مدلل بیان ہی جو عامل ہے وہی سعید ہی نہین تو مورد تہدید و وعید ہے
نفس نے کہا کہ آپ جب چاہین میرا امتحان کرلین جسطرح ہو سکے اپنا اطمینان
کرلین مین کبہی اس راہ سے انحراف نکرونگا مین نے کہا شاباش بکامرانی
زندہ باش اس سے کیا بہتر ہی جو عمل تیرا اسبات پر ہی ہمیشہ اپنے تئین با اطاعت

والقیا درکھنا اور جسطرح پہلے ایک شعر سبکا خلاصہ بتایا تہا ویسا ہی اب

بتاتا ہوں یاد رکھنا بیت

اپنے حق مین غیر سبکو اونکے حقمین اپنا جان	راحت دُنیا و دین گر چاہتا ہی آئے نظر

اب سمجہہ جب اپنے حق مین سبکو غیر سمجہا تو چاہیے جسطرح کوئی ستائے کچھہ شکایت نہین اور اوسکے حق مین اپنا جانا اوسکا کام کر دیا اوسکا کہنا مانا اس سے بڑھکر کوئی رعایت نہین غرض تیرا کام کوئی کرے یا نکرے تو سبکے کام کر تجھے چاہیے جسقدر کوئی ستائے تو نہ شکایت کر نہ ارادۂ انتقام کر جب تو گزرہے

نہین تو تکلیف و شر ہے بیت

نظر کسی سے کیسطرحپر سلوک میں اپنا کم نکر	نہ تو ستانا کیسکو کوئی تجھے ستائے تو غم نکرنا

جسقدر جسکو اس خیالمین قیام و استحکام رہیگا اوسیقدر وہ شخص دونون جہان مین بآرام و شادکام رہیگا چاہیے جتنا کوئی ستائے اوسے دشمن نجانا

اور وہ چاہے جیسے کام کرے اوسے بدچلن نجانتا وہ جانے اور اوس کا
پروردگار تجھے کسی سے کیا سروکار اپنے تئین سنبھال رات دن دیکھتا رہ اپنے
اعمال سوتے وقت حساب اعمال ضرور کیا کرنا جہانتک ہوسکے بداعمالی بداقوالی
کو دور کیا کرنا حساب کیوقت اگر برائیان زیادہ ہون تو توبہ کر اور عذاب
محشر سے ڈر اور نیکیان زیادہ ہون تو شکر پروردگار کر نہ یہ کہ اوسکے
غرور مین بہولجائے اور مواخذہ عقبی بہولجائے یاد رکھ اور نہایت ڈر
کہ اگر ذرا بھی غرور کیا تو سب نیکیان مفقود ہوجائینگی کوئی کوشش کام
نہ آئیگی سب بیسود ہوجائینگی غرور وافسوس نیکی پر اوسکا گھن ہے اور
طہارت وتقوی بیخ وبن ہے جہانتک ہوسکے پرہیزگاری چاہیئے اگر عذاب
سے رستگاری چاہیئے بے تقوی کوئی عبادت مقبول نہین ہوتی بالکل نکمی
ہوتی ہے اللہ تعالے تک موصول نہین ہوتی اس مضمون کا ایک بہت بڑا

تشابہ ہے یعنی حدیث شریف مین وارد ہی کہ اگر کوئی اسقدر عبادت کرے
کہ مثل کمان ہوجاوے اور ایسی ریاضت کرے کہ جس سے کمانکا چلہ یعنی
نہایت لاغر و ناتوان ہوجاوے اگر تقوی نہین تو یہ کسی شمار مین نہین زرا بھی
دخل اسے ثواب و وقار مین نہین اکثر کو دیکھا کہ پابند صوم و صلوٰۃ ہوتی ہین
نہایت اچھے اونکے اوقات و معاملات ہوتے ہین مگر تقوی کا مذاق نہین رکھتے
اسکے حاصل کرنیکا اشتیاق نہین رکھتے اگرچہ یہ آسان نہین بڑی ٹیڑھی
کھیر ہے مگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو اوسکی تدبیر ہے اور وہ محنت و اہتمام ہے
جسپر موقوف ہر کام ہے شوق و کوشش کو بڑا اثر ہے مگر جہان دیکھا اسمین
کسر ہے اکثر بدشوق طالب علمونکو دیکھا کہ اونھین کچھ نہین آتا اگرچہ سب
کتابین پڑھجاتے ہین اور جو شوقین محنتی ہوتے وہ چند روز مین اون سے
بڑھجاتے ہین غرض جو کچھ ہے کوشش و جانفشانی ہر شائق صادق پیشہ

اللہ تعالی کی مہربانی ہے اسواسطے کہ وہ مبدہ فیاض ہے عطا ہی کرتا ہے ہر شخص
کو جب اوسکا ریاض ہی کیا ممکن جو کسیکی محنت برباد کرے اسمین محنتین سب سے
زیادہ حصہ اوسکا ہی جو اوسکی یاد کرے آیہ شریفہ فاذکرونی اذکرکم اسکی
گواہ ہی واقعی ان لوگونپر اللہ تعالے کی بڑی رحمت کی نگاہ ہی آیہ شریفہ کا
ترجمہ تم یاد کرو مجھکو مین یاد کرونگا تمکو اے نظر قربان ہو اس رحمت پہ
اور دیکھہ اذکرکم کیا رحمت عام ہی اور کسقدر انعام ہی ان سب باتونکا نتیجہ
یہی ہی کہ جہان سچی طلب ہے وہان ضرور فضل رب ہی اسکے بے انتہا قصے
ہزارون دلائل ہین کوئی منکر نہین سب قائل ہین بیت

شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست	منزل مقصود طے کردن بر و دشوار نیست

طالب صادق و کاذب کی یہی پہچان ہی بہت بڑا امتحان ہی سچے دلسے جسے
چاہیگا وہ کام ہو یا آدمی ضرور آئیگا بیت

بیشک سچی طلب کی یہ کرامات ہے اور مشہور بات ہے میرا ایک شعر اسباب

ہین مجرب ہے اور سچ یہ ہی کہ یہ سب فضل رب ہے

صدق ہین تو یار یہ تاثیر کرجاتا ہی دل	نہ چاہی یار تو جانو کہ جھوٹا عشق ہے

واقعی جو سچے طالب ہین کامیاب مطالب ہین شوقین محنتی کبھی محروم نہین رہتے

مدعا پاکر خوش ہی ہوتے ہین ہرگز مغموم نہین رہتے طالب کو چاہیئے کہ

کامیاب ہو تو شکر کرے شیخی نہ مارے اور دیر ہو تو ہمت نہ ہارے ہمت

کی بڑی عظمت ہے اہل ہمت پہ خدا تعالی کی رحمت ہے ہمت مردان مدد خدا

یہہ فقرہ مشہور ہے انکو کامیاب کرنا اللہ تعالی کے نزدیک کیا دور ہے بیت

اگر خارے بود گلدستہ گردد	بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد

بیشک ہمت و محنت سے بڑے بڑے مرحلے طے اور مشکل کام حاصل

ہوا نہ ہوگا سیکھتے ہی سیکھتے خوب ہوشیار و کامل ہو جاتے ہین مگر ہمت بلند ہی رکھے اہل ہمت کا ہر جگہ بول بالا ہے دنیا ہی یا عالم بالا ہے اسی مضمونکو حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے طالبونکو ہمت دلاتے ہین بیت

اے برادر چون بسا کوبی درے	عاقبت زان در برون آید سرے

یہ مضمون مشہور ہے دلائل کا محتاج نہین اور ہمیشہ سے مسلم الثبوت ہے کچھ آج نہین اسکا ایک قاعدہ ایسا کہ کام حاصل ہوا ور نہو بے حصول رہے طالب کا دل کامیاب ہو کر شاد ہی ہو کبھی ملول نرہے فسانۂ عام پسند مین لکھ چکا ہون ضروری سمجھکر دوسری بار لکھتا ہون جا بجا کہتا ہون پکار پکار لکھتا ہون وہ یہ ہے کہ شوق رکھے محنت کرے روز سیکھے یاد رکھے پھر سمجھے تو دیکھین وہ کونسا کام ہے جو نہ آئیگا آپ ہی فرمائیے کہ روز کا سیکھنا اور

دیکھی ہی کہ جو کام کبھی ناغہ نہین ہوتا ترقی پذیر ہوتا ہے ایک نہ ایک دن

وہ پورا ناگزیر ہوتا ہے ناغہ ہونا کام کے حق مین زہر ہے اور شوقینو پر

بڑا قہر ہے ایکدن کی ناغہ سے چالیس دن کی برکت اوڑ جاتی ہی پہر کام کیطرف

طبیعت متوجہ نہین رہتی اوس سے مُرجاتی ہی اسکے یہ معنی کہ جب ناغہ کی

عادت وکثرت ہوئی تو دل اوسکی طرف سے مایوس ہوکر ٹوٹ جاتا ہی اور

وہ کام بگڑ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ چھوٹ جاتا ہی اور مداومت رہی تو وہ

کام روز بروز صبح وشام بڑھتا ہے اور اوسکی طرف خیال کرکے خوشی سے

دل مدام بڑھتا ہے مداومت سے اللہ تعالیٰ بہی شاد ہوتا ہے اور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا اس باب مین یون ارشاد ہوتا ہے حدیث شریف اَحَبُّ الْاَعْمَالِ

عِنْدَ اللّٰہِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ یعنی سب کامونمین زیادہ پیارا اللہ تعالیٰ کے

عامل نے بنجھو ڑا ہوا اور بسبب خوشی مداومت مین ہر روز کی حضوری ہی

اسواسطے کہ جب مداومت ہی تو اسکام کا ہر روز ہونا ضروری ہے اس سبب

کیا بہتر ہی کہ کام ہو اور اللہ تعالی شاد کام ہوا ہے یہانتو جو نیک کام شروع

کروا وسے جاری رکہو جو تمہارا نیک انجام ہو یہ سب باتین سنکر نفس نے

کہا کہ اب مین نہایت خوش اور شکر گزار ہون ہرطرح آپکا فرمانبردار ہون

آپکی ہربات مجہے حد سے زیادہ پسند ہی عجب انداز کا آپکا طریقہ تعلیم وپند ہی

مضمون کی صورت دکہا دیتے ہو بڑی خوبی سے سکہا دیتے ہو آپکے اشعار پہ

تو اچہی طرح میرا عمل ہی نہ اوسمین کچہہ تامل ہی نہ خلل ہی باقی اور نصیحتون پر بہی

عمل انشاء اللہ تعالی رفتہ رفتہ بطور کامل بقلب صادق کرونگا خاطر جمع رکہی

سب کام آپکے موافق کرونگا مگر ایک عرض میری بہی مان لیجیے اور اوسمین

نفع جانبین جان لیجئے وہ یہ کہ اب آپ جلدی نکرین جلدی سے کام خراب
ہوگا پہر اوسکے رنج مین ناحق مجہے اور آپکو پیچ وتاب ہوگا صبر وتحمل کے ساتھ
ایک کی تعمیل کے بعد دوسریکا حکم یون اگر آپکی طرف سے انتظام احکام ہوگا
تو خوب یاد رکہئے بفضلہ تعالی مجہسے بخوبی واستحکام ہر کام ہوگا ورنہ خلط
ملط ہوکر کام خراب اور دلکو انتشار ہوگا پہر نہ آپکو چین نہ مجہے قرار ہوگا
ہر سو نکاریاض واہتمام خاک در خاک ہوجائیگا اوسکے صدمہ وغمسے دل پارہ
پارہ اور چاک در چاک ہوجائیگا مین نے کہا بہائی تو نے یہ بات تو بڑی دور
کی سنائی نہایت مصلحت وشعور کی سنائی بفضلہ تعالی ابتو تو بڑا مآل بین ودور
اندیش ہو گیا جیسا مین چاہتا تہا ویسا ہوشیار ونیک کیش ہو گیا حقیقت
مین تہوڑا تہوڑا ایک ایک کام ذراسی محنت وجانفشانی سے آجاتا ہی بڑی
خوبی وآسانی سے آجاتا ہی مین نے ایک قاعدہ جاری کیا ہی کہ طالب علم کو

ایک ایک فقرہ فقہ و قرآن شریف کا یاد کرا کر خوب فقہ دان و حافظ قرآن
بنا دیتا ہون دیکھنے سننے والونکو نہایت متعجب و حیران بنا دیتا ہون اور طالبعلم
سے کہتا ہون اپنے سب کام کیا کر مگر ناغہ نہونے اور ہر روز سیکھنے کا اہتمام کر
ایک شخص نے اس قاعدے پر دو اعتراض کیئے اور دونون معقول مین نے
دونونکے جواب دیئے لایق پسند و قبول سوال اوسنے کہا کہ بیشک اس قاعدے سے
فقہ و حفظ قرآن مین کامیاب ہوکر نیکنام ہو جائیگا بلکہ اسطرح جس فن کو
سیکھے گا اوسمین بخوبی ہوشیار و مشہور انام ہو جائیگا مگر اسکے واسطے بڑی عمر
درکار ہے اور یہ سب جانتے ہین کہ عمر کا کیا اعتبار ہے عمر نے وفا نکی تو طالب
مایوس و ناکام جائیگا اسخیال سے وہ کوشش نکریگا اوسکے ہاتھ سے یہ اہتمام
جائیگا بلکہ اس سبب سے اوس کام کو شروع ہی نکریگا اوسکی طرف اپنا دل ہرگز
رجوع ہی نکریگا پھر وہ کام کہان اور اوسکا شوق مدام کہان جواب مین نے

کہا بھائی تم یاد کرو یا کوئی اور جو بات اسوقت کہتا ہون اوسمین نہایت تامل
کرو اور غور کرو بھلا یہ کام اسواسطے ہوگا کہ دنیا مین نام ہو یا اس نیت سے
کہ راضی و خوشنود خدائے عزیز و علام ہو کہا سب نیک کام اسی ارادے سے
ہوتے ہین کہ خدا تعالی شاد ہو مین نے کہا کہ یہ بات بارادہ اتمام شروع کرنے سے
ہی حاصل ہو جاتی ہے وہ کام پورا ہو یا نہ ہو فقہ و قرآن یاد ہو یا نہ یاد ہو بھائی
اللہ تعالی علام الغیوب ہے خوب دلونکا حال جانتا ہے ہر شخص کی نیت کا اچھی
طرح حال جانتا ہے شروع کے بعد ہی کامل شمار کرتا ہے اوسکے قصد کا اعتبار
کرتا ہے کامل کا ثواب اوسکے نامہ اعمال مین درج ہوتا ہے ایسی عنایت کرتا ہے
قربان اوس پروردگار کے اپنے بندونکی کیسی رعایت کرتا ہے وہ ارحم الراحمین
ہے رب العالمین ہے اوسکے نزدیک یہ ثواب دینا کیا دور ہے اس باب مین حج کا
مسئلہ مشہور ہے یعنی کوئی شخص بارادہ حج گھر سے نکلتے ہی مر جاوے یا کعبہ شریف

پہنچے اور سب منزلین طی کرجاے دونون حال مین حج کا پورا ثواب دیگا
مگر جو دلمین ذرا بھی خیال نمایش وریا آیا تو سخت عذاب دیگا اسواسطے کہ ریا
بھی ایک طرحکا شرک ہی یعنی عبادت مین خیال تعریف کو خدا تعالی کے ساتھہ
شریک کیا جنت کے بدلے دوزخمین اپنا گھر ٹھیک کیا اس باب مین قرآن
شریف کی ایک آیت ناطق ہی یہ دلیل سب سے فائق ہی آیۂ شریف اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی تحقیق اللہ
تعالی نہین بخشیگا اپنے ساتھہ شریک کرنیکو اور بخشیگا اسکے سوا جسے چاہیگا
حقیقت مین شرک بہت ہی برا ہی کبھی نہ بخشا جائیگا ریا و شرک سے بچکر
جو شخص جسکام کو شروع کریگا اوسیوقت سے اوسکے پورہونیتک لکھا جائیگا
اور اوس فعل کا جو ثواب ہے بیکم وکاست پورا دیا جائیگا مثلاً حافظ کی جیسے
بہشت بخشی جائیگی اور اوسکے ماباپ کو تاج بہار دار ملیگا جب اوسکی بدولت

یا باپ کو یہ رتبہ ملا تو خیال کرنا چاہیئے کہ اوسکو کسقدر جاہ و وقار ملیگا گویا یہ

تاج بخش مثل شہنشاہ ہوگا ایسا مرتبت دستگاہ ہوگا اسیطرح جو شخص حفظ کرنا

شروع کرے اور درمیان میں مرجائے تو یہ رتبے میں اوسکے مثل ہوگا جو اس

مرحلے کو طے کر جائے یعنی اسے بھی ویسا ہی فضل ذو الجلال ہوگا یہ شروع

کرنے کا مآل ہوگا دونون رتبے تام پائیگا جس فعل کا جو ثواب ہے وہ کل

پائیگا اب فرمائیے قرآن پورا ہو یا نہو عمر وفا کرے یا نکرے شروع کرنیوالا پہلے

ہی دن سے کامل ہے اس فعل کا جو رتبہ مقرر ہے وہ حاصل ہے اسکے سوا اہمین ایک

اور بڑی منفعت و عظمت ہے اوسکے خیال سے تو دل بھی کہتا ہے کہ سراسر

غنیمت ہے وہ یہ کہ اگر درمیان میں مرگیا تو رتبہ شہادت پائیگا یہ رتبہ نتیجہ

نیت و عادت پائیگا ایسا ہی اون طالب علمونکا حال ہوگا جنکا حالت

طالب علمی میں انتقال ہوگا خیال کرنا چاہیئے کہ کیا اچھا یہ قاعدہ ہے کہ

اول تو کام حاصل ہو اور حاصل نہو تو یہ رتبہ ملے یہ کیا کم فائدہ ہی سائل نے کہا
یہ جواب تو آپنے نہایت مدلل دیا اب مجھے خوب اطمینان ہے ایک سوال
اور ہی جس سے دل بہت پریشان ہی مین نے کہا کہو اوسنے کہا سنو دوسرا
سوال کہا بے تامل یہ ہو سکتا ہی کہ ایک جملہ یاد کرے اور اپنا دل شاد کرے
مگر جب چند برس گزرے اور چند پارے پورے ہوے تو آموختہ کیواسطے
کونسا وقت لائیگا اسواسطے کہ آپ یہ بھی فرماتے ہین کہ [illegible] سب کام کئو چلے
تب ہی یاد رہے اور پورا آجائیگا جواب مین نے کہا بھائی تمہاری بات
میری سمجھ مین آئی اسکا جواب بھی بہت معقول وشافی نو کسی بات کی پیہ نہین
ضرورت ہو ایسا کافی ہو بھائی آقا ہو یا زمیندار کوئی اور ملازم ہو یا
خدمتگار ماتحت ہو یا افسر ٹھیکیدار ہو یا پیشہ ور شہر یار ہو یا خراجگزار عام
رعیت ہو یا محلہ دار شاگرد ہو یا اوستاد غلام ہو یا آزاد مرید ہو یا پیر فقیر یا

امیر غرض دنیا مین ایسا کوئی شخص نہین کہ آٹھ پہر اپنے کام مین گرفتار رہے
کسیطرح کسیوقت اوسے فرصت نہ ملتی ہو
تو مہلت و فارغ البالی پاتا ہوگا اپنے تئین سب کامون سے خالی پاتا ہوگا اون
اوقات فرصت کو ہرگز ضائع نکرے اونمین آموختہ پڑھتا رہے کہ خوب
یاد رہے اور دل اوسکی خوشی سے پڑھتا رہے جو شخص اون اوقات کو
بیکار چھوڑیگا حشر مین سطرح اوسے پروردگار چھوڑیگا پل پل کا حساب
لیگا افعال بے محل کا جواب لیگا اور ایسکے سوا بہت سے وقت ہین وہ سب
اوقات سن نہایت غور و توجہ سے میری بات سن جنکو بے تامل سب آدمی
برباد کرتے ہین مگر ہوشیار تجربہ کار اون اوقات مین عمدہ عمدہ مضامین
قرآن یاد کرتے ہین بڑے بڑے کام تمام کرتے ہین فائدہ اوٹھاتے ہین اور
تمام جہان مین اپنا نام کرتے ہین اون اوقات مین سے رستہ ہے اپنے شہر مین

چلنا پھرنا ہو یا سفر ہو پیدل ہو یا کسی سواری پہ ہو نیند کے اول و بعد
جبتک لیٹا رہے مسجد مین بانتظار جماعت جبقدر بیٹھا رہے ان اوقات مین
پچھلا سبق دہراتا رہے اور حتی الوسع اور وقت بھی نکالتا ہے اس انتظام سے
ہر طرح امید کامیابی ہے مگر اسکے واسطے بڑا سچا آدمی اور نہایت کوشش
و توجہ درکار ہے نہین تو خرابی ہے مین نے اکثر رستے مین اور کم اور اوقات
فرصت مین ایک کتاب نادر الترتیب نام کے لکھنے کا روزانہ اہتمام کیا
اور اللہ تعالی کی مہربانی سے نہایت آسانی سے پانچ برس مین تمام کیا
تین ہزار دوسو روپیہ اوس سے ہاتھ آئے تعبیہ یون سمجھنا چاہیئے کہ اتنے
روپئے رستے مین پڑے پائے پھر مین نے ۱۲۸۶ھ ہجری سے اسوقت تک
لغایت ۱۳۱۶ھ ہجری مین ہمیشہ یہی التزام رکھا ایجاد و تصنیف سے رات دن کام
رکھا نئی طرز کی کتابین لکہین نئے قاعدے ایجاد کئے جنکے واسطے قدر دانون

چھپوانیکے بتاکید ارشاد کیئے مثلا رات کی گھڑی اور اوسکے بیان مین ایک
رسالہ جسکا ساعت اللیل نام ہے اور وہ سبکے کام کا ہی گویا محتاج الیہ
انام ہی اور خوبی یہ کہ اوسکے سب قواعد نہایت ہی آسان ہین بعبارت
عام فہم بیان ہین انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلدی چھپوایا جائیگا اور اہل درخواست
قدردانونکے پاس پہنچایا جائیگا کتب مطبوعہ کی فہرست فسانہ عام پسند
سوانح عمری دانشمند کے آخر مین ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے
بھی آخر ہوگی اوس سے اون سبکی ماہیت ظاہر ہوگی اسیطرح مین نے اپنی
بیٹی کی شادی حسب مقدور نہایت کامرانی سے کی اور وقت پر بلکہ کسیدن ز
فکر و پریشانی نہوئی ایسی آسانی سے کی جس روز سے وہ پیدا ہوئی آدہ
روز کبھی کچھہ زیادہ اس حساب سے کہ ایکروپیہ ماہوار ہوا اور سامان جہیز
سب تھوڑا تھوڑا جمع کرتا رہا کہ وقت پر کسی شئے کی کمی نہ ہو گہر مین سب جو

تیار ہو شادی کے وقت تک ایک روپیہ ماہوار کے سوا جو روپیہ بچتا اوسے
تحویل میں ڈالتا رہا اور اپنے پچاس سو روپئے کے کام کتابیں چھپوانا یا
اور اوسی تحویل سے نکالتا رہا پھر کبھی اور قرض کی ضرورت ہوئی اللہ تعالیٰ
کے فضل سے ایسی برکت ہوئی اسکے ساتھ روپیہ لیتے وقت دل سے کہتا تھا کہ
خوب یاد رکھ یہ بیٹی داماد کا قرض ہے اسکا ادا کرنا نہایت ضروری و فرض ہے
بار ہا لیتا رہا اپنے کام یا آرام کرتا رہا اور سب ضرورتیں بند کرکے تحویل بھرتا
رہا شادی کے وقت دو سو چونسٹھ روپئے نقد اور سب سامان میرے گھر تھا
بفضلہ تعالیٰ اوسی حکمت عملی کا یہ اثر تھا نقد سے نیگ وغیرہ یا اور سب حقداروں
کو دیا اور برات اور سب مسلمانوں کی مدارات کی چھٹے روز برابر ہر ایک کی
خاطر داری دن رات کی پھر خوشی خوشی برات رخصت ہوئی مجھے بڑی مہم سے
فرصت ہوئی میں نے شکر خدائے ذو الجلال کیا کہ اوسنے اپنی مہربانی سے کس

آسانی سے مجھے اس کام سے فارغ البال کیا کہ کسی شئے کی قلت نہوئی سب
خوش ہوے ذرا ذلت نہوئی ہر یگانہ بیگانہ مدبر و مآل بین نظر کی اس تدبیر
و کارروائی سے متعجب و مسرور ہوا ایسا فضل رب غفور ہوا ہے ابہی یون مین
اپنے ان اوقات فرصت پر نہایت توجہ و نگاہ رکھتا ہون اور بفضلہ العزیز
انہین تصنیف کرنیکی بڑی دستگاہ رکھتا ہون انہین ایک اور بہی بڑا
سبب ہے اور وہ کسبی نہین محض عنایت و فضل رب ہے مثلاً دور و دراز
ریل کا سفر ہو یا کسی اور طرح کہین گزر ہوا اور دو سو شعر تصنیف کرون
وہ سب بفضلہ تعالیٰ یاد رہتے ہین ضرورت تحریر نہین ہوتی محنت
تحریر و فکر سہو سے دل و دماغ آزاد رہتے ہین ایک ترجیع بند کہ جسمین
ایک سو سولہ شعر ہین فقط یاد پر چہپوا دیا مالک مطبع نے اسبات سے نہایت
تعجب کیا مین نے کہا بہائی اسمین بفضل الحافظ الخالق العزیز کچھ روز

حافظۂ وطبیعت ہی اور کچھ اس عزیز ناچیز کی ترکیب و حکمت ہی اس
ترجیع بند کے سب بند بترتیب حروف ہین اس سبب سے یاد و محفوظ رہے
جب خیال کیا ایک ایک یاد نکلا ہم نہایت شاد و محظوظ رہے اس علت
سے خالی نہ میری کوئی غزل نہ قصیدہ ہے یہ طریقہ نہایت کارآمد و پسندیدہ
ہے جو شخص اس قاعدیکا پابند رہیگا اپنی تصنیف کی یاد و حفظ مین
کامیاب و خورسند رہیگا سائل نے کہا مجھے آپکی یہ بات نہایت پسند
آئی اور بہت بہائی حقیقت مین تمہارے اوپر بڑا فضل خداوند تعالےٰ
ہی اے بہائی کہ اسقدر قوت حافظہ تمکو عطا کی اور شاباش کہ تمنے اس سے
کام لینے مین ذرا سستی کی نہ خطا کی کیسا کیسا کارآمد کام کیا دوستونکو
شاد کام اور تمام جہان مین اپنا نام کیا مین نے کہا بہائی سب سے مقدم
تو فضل خدائے عزیز ہے اور اسکے بعد محنت و تدبیر بہی عجب چیز ہے

ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی آمدنی سے کم سے کم ایک پیسہ فی روپیہ اللہ تعالیٰ
کیواسطے نکالے اور باقی کو خوراک وپوشاک شادی وغمی درستی
مکان واملاک چار حصونمین صرف کرکے بانتظام تمام کامونکو سنبھالے
اس تدبیر سے ہر شخص نہایت فارغ البال رہیگا کبھی متردد نہوگا بہت
خوشحال رہیگا پھر نفس سے کہا کہ بتا اب کیا کیفیت ہے اور کیا ارادہ و
نیت ہے کہا اسوقت تک مین آپکے احکام کا پابند ہون اور اسے
غنیمت جانتا ہون اور آپسے نہایت خرسند ہون ہر طرح آپ کا
فرمانبردار ہون اور ایک بات کا امیدوار ہون کہ یہ طریقہ آپ کی
طرف سے بند نہو کوئی دن ایسا نہو کہ کچھ وعظ وپند نہو پہلے میرا
اور آپکا مباحثہ مخالفانہ تھا کیا عرض کرون وہ ایسا ہی زمانہ تھا
اب دوستانہ بحث جاری رہے یہ روش میری تمہاری رہے

اب مہربانی کرکے زبان نہ ہلائے کوئی بات ایسی کہ میرا نقصان ہوتا ہو یاد دلائے۔

دوسرا مباحثہ لایق یاد و قابل ارشاد

مین نے کہا حتی الوسع قرض سے احتراز رکھہ جہانتک ہوسکے پوشیدہ راز رکھہ کہا اسمین تو تمام جہان گرفتار ہے بغیر قرض کسیکا کام نہین نکلتا اب زمانے کی یہی رفتار ہے اور قرض مین ایسا کیا زیان ہے جو آپکا یہ بیان ہے مین نے کہا بہائی قرض مین نقصان جان ہے اور تو یون کہتا ہے ایسا انجان ہے قرض کے سبب ریاست جاتی رہتی ہے لوگون کی نگاہ مین حقیر ہوجاتا ہے سیاست جاتی رہتی ہے حیادار قرض کے سبب ہر وقت پریشان و خوار رہا کرتا ہے خوف تقاضا اوسپر سوار رہا کرتا ہے اور عقبی مین بھی خراب ہوگا جسوقت اعمال کا

حساب ہوگا اور اس سے قطع نظر یہ بھی ایک سوال ہے غیرت دار وتکی
دل پر اسکا بڑا وبال ہے نفس نے کہا حقیقت مین اس نظر سے قرض بہت
بد ہے پیر اسب کہنا اسکے مقابلہ مین رد ہے انشاء اللہ تعالی اب اس سے
بھی پاک رہونگا اور با آرام وبیباک رہونگا یہ بہی منظور ہے مین نے
کہا اب یہ شعر یاد رکھنا ضرور ہی ہے بیت

مانگنا لینا تو رسم ہی قرض بھی ہے اک سوال	اوس سے مرجاتا ہے دل اوراس سے گھٹجاتی ہے بات

بہر نفس نے کہا کہ کچھہ اور ارشاد کیجے اور بہتر مجھے ارشاد کیجیے

تیسرا مباحثہ سراسر مصلحت عمدہ نصیحت

مین نے کہا بے اجازت نہ دوسرے کی چیز کام مین لایا کرنہ اوسکے مکان
مین جایا کر کہا اگر اس سے بے راہ ورسم والے لوگ عرض مین تو قول
صادق ہی بیٹھیہہ مان لینیکے لائق ہی راہ ورسم والون سے پرہیز کیا

ضرور ہے باہم چیزون کا کام مین لانا مکانون مین جانا زمانیکا دستور
ہے مین نے کہا دیکہہ اس عادت سے کبہی کبہی تو پشیمان ہوگا اوسوقت
تجہے میری راستی و خیرخواہی کا گمان ہوگا نفس نے نمانا اور اپنے
کام اوسیطور کرتا رہا مین بہی چپ رہا اور اوسکے کامونکو غور کرتا رہا
ایک مرتبہ سفر مین والد کے ایک مرید کے مکانپر میرا قیام تہا شب و روز
رہنا بآرام تہا نہایت عقیدت و محبت سے وہ میری خدمت کرتا تہا
بڑی توقیر و عظمت کرتا تہا ایک روز جوار کی کربی صحن سے اوٹہا کر چہت
پر ڈالدی رستے کی دقت نکالدی جب وہ آیا تو بولا کہ میرا مکان چہوڑ دو
مین نے کہا بہائی رشتۂ راہ و رسم نہ توڑو جواب دیا کہ میرا یہ اخیر قول ہے
مین نے نفس سے کہا کہ دیکہا راہ و رسم والونکا یہ ڈول ہے کہا اسمین
میری کچہہ خطا نہین سراسر اسکی تقصیر ہے والد کا مرید اور یہ تقریر ہے

مین نے کہا کہ قطع نظر پیری و مریدی سے یہان تیرا کچھہ قصور ہی کہنے لگا
اگر آپ میری خطا ثابت کر دین تو جو فرمائین وہ منظور ہے مین نے کہا
کہ تو نے جوار کی پولیان بے کہے کیون صحن سے اوٹہالین اور کسواسطے
کوٹھے پر ڈالین یہ غریب کسان ہے محنتی انسان ہے آپ بیچارہ
کوٹھے پر چڑھے جب جانورونکو چار اڈالے پہر سبکو دیکہے بھالے
ایک ایسی تکلیف وہرج دوسرے بے اجازت یہ کام ہوا تیرے
اوپر ان سبکا الزام ہوا اب اسکا کہنا گوارا کر یہ قول ہمارا کر اسوقت یہ
مُرید نہین پیر ہے اسکا کہنا بجا اور تیرا برا ماننا دوسری تقصیر ہے کہنے لگا
واللہ سچ کہا میان سمجہانا آپکا حق ہے اور تقریر و حجت کرنا تو نری حق حق
وبق بق ہے مین نے یہ بات بھی مانی اور ماننا ہی مناسب ہے مین نے
کہا اب اس شعر کا یاد رکھنا واجب ہے بیت

بے اجازت غیر کی شئے مین تصرف کچھ نکر | ورنہ اکدن منفعل ہونا پڑیگا بے گمان

نفس نے کہا کہ اب کچھ اور سنائیے اور مجھے ممنون بنائیے

چوتھا مباحثہ ضروری الاجتناب نہایت با مصلحت و صواب

مین نے کہا الحمد للہ کہ اب تو تو انسان ہوتا جاتا ہے تیرا سمجھانا ہمین آسان ہوتا جاتا ہے اب تو کسی بات مین رد و بدل نہین کرتا ذرا بھی مخالفت اور جنگ و جدل نہین کرتا جو کہتا ہون اوسے قبول کرتا ہے نہ کسی بات سے عدول نہ مجھے ذرا ملول کرتا ہے کیا بات

مجھے آپ اتنا نہ شرمائیے | جو دل مین ہو وہ صاف فرمائیے

مین نے اے عزیز ابھی کسقدر تجھمین کسر ہے اور کسقدر ہماری تیری بے لطفی کے ساتھ بسر ہے اور وہ یون ہے کہ آخر تو بشر ہے خیر کیا مضائقہ جو تجھمین کچھ شر ہے اگر اوس سے بھی تو محترز رہا تو ایک مہکا

تو پہر ہمارا تمہارا خوب میل جول اور ربط رہیگا جہانتک ہو سکے
اوس سے بری و نفور رہونا چاہیئے مورد رحمت رب غفور ہونا
چاہیئے کہا اب آپ کہنے مین کیون لحاظ واحتراز کرتے ہین مین تو یہ
سمجھتا ہون کہ آپ ہر طرح مجھے مشکور وسرفراز کرتے ہین جو فرمانا
ہے بیدریغ ارشاد کیجئے بہت جلدی مجھے شاد کیجئے مین نے کہا
بھائی ناروا دارون سے پرہیز رکھہ اون سے بچا رہ اور گریز رکھہ
کہا آپ اوپر تو سب سے میل ومحبت کیواسطے کہہ چکے ہین مجھے خوب یاد
ہے اور اب اسطرح ارشاد ہے یہ اجتماع ضدین کیسا اور یون بات ہے
تو پہر آرام وچین کیسا اس حالت مین تو اضطراب وانتشار رہیگا تعمیل
حکم نہوگی اور آپکا دل مجھسے بیزار رہیگا مین نے کہا کہ پہلی بات یا تو بہول گیا
یا سمجھا نہین ورنہ کبھی یون دلیل نکرتا کسیطرح مجھے الزام نہ دیتا یہ تقریر

طویل نکرتا مین نے پہلے کہا تہا کہ سبکو اونکے کام کے وقت یار اور اپنے
کام کے وقت اغیار سمجہہ یہی اب کہتا ہون اس بات کو اے یار سمجہہ
پہلے اپنی غرض کی امید رکھنے کو عام سے روکا تہا اب خاص ناروادارون سے
اور یہ بات کھلم کھلا کہتا ہون نہ ارشادون سے نفس نے کہا کہ بس سمجہا تا اسکا
نام ہی اور یہ آپکا ہی کام رہنمائی آپکا حصہ ہی اور کہنے کو بہت قصہ ہی قطعہ

تعلیم کا جو حق تہا کیا ہی کیا ہے پورا ۔۔۔ مضمونکی شکل گویا آنکھون سے ہی دکہائی
تہا ای نظر جو دعوے وہ کام کر دکھایا ۔۔۔ قائل ہون مین تمہارا بس یہ ہے رہنمائی

اب مین ہمیشہ تابع فرمان رہونگا آپکو بہی خوش رکہونگا اور خود بہی شادان
و فرحان رہونگا مین نے کہا ہزار شکر کہ تجہے میری خوشی منظور ہے
اب یہ شعر یاد رکھنا بہت ضرور ہے

بیت

ناروادارون سے ہرگز کچھ نہ لے اور رہ الگ ۔۔۔ کیون گھٹاتا ہی بڑہا کرنا حق اپنی عز و شان

عزت بڑی مشکل سے حاصل ہوتی ہے اور جانے کو ادنی بات سے زائل

ہوتی ہے اپنی خواہش سے لینے مین عموماً ذلت دیدی ہے اور ناروادار وں سے لینا

تو بہت خوار و ردی ہے نہ انسے کچھ لے نہ اس غرض سے انکے گھر جا جا ہے

تکلیف کے مارے مرجانہ اس طمع سے انہین بلانہ پاس کہہ اور انکا کام ہو تو

قبول کر دے اسکا لحاظ و پاس رکھہ کہا ایسی طمع کو مین بہت خراب کام سمجھتا ہون

دنیا مین ذلت عقبی مین عذاب انجام سمجھتا ہون مینے کہا کہ اب مجھ مین تجھ مین کچھہ اختلاف

نہین جہانتک دیکھتا ہون تیری کوئی بات خلاف نہین مینے جو کہا تو نے منظور کیا مجھے

ہر طرح مسرور کیا اب میرا دل تیر نظر مائل و مصروف ہے ایک بات سب سے اچھی ایسی کہتا ہون

جو نہایت مشہور و معروف ہے بہائی روادار ہون یا ناروادار یار ہون یا اغیار سکی محبت

دل سے جدا کر اور جیسا کام کر خاص برائے خدا کہ خدا تعالے کی خوشنودی سب سے مقدم ہے اس سے

باہر ہونا جبتک دم مین دم ہے دنیا سے بچ اسکا جال جنجال بڑا پیچ ہے یہ اور اسکی

ہر چیز فانی و ہیچ ہے بیت

دنیا ہیچ ست و کار دنیا ہمہ ہیچ
اے برادر ہیچ با ہیچ ہیچ

اصل خدا تعالی کی محبت و الفت ہے اور دنیا و اہل دنیا کی دوستی میں اسر ذلت و کلفت ہے اس سبب سے تجھسے کہتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح اطاعت کر اور اللہ جل جلالہ عم نوالہ کی خلوص دلسے عبادت کر اوسی سے دل لگا سب سے بہتر اوس کی محبت جو سب سے رشتہ توڑ اوسکا عشق اصل ہے باقی و فانی مین بڑا فضل ہے غزل

عشق رب مین جو مزہ ہے وہ کہا تک ہو بیان
عشق ہے اور ہے عشق غیر بالکل ہیچ جان

آدمی جب ہو گیا انسان سب کچھ ہو گیا
آدمی ہین آدمی ہین ایک کہنا میرا مان

بے اجازت غیر کی شے مین تصرف کچھ نکر
ورنہ اکدن منفعل ہونا پڑے گا بیگمان

سرکشونکو بھی پسند آتی ہین دیکھو خاکسار
رات دن قربان رہتا ہے زمین پر آسمان

غیر کے افعال جب بحث و غم سمجھا عبث
بدسلوکی سے بھی ہرگز غم نکر فعل اوسکا جان

غیر محرم سے نہ رکھنا چاہیے کچھ اختلاط	اسمین ہے حد سے زیادہ شرع کی تاکید مان
مانگنا لینا تو سمجھو قرض ہے اک سوال	اوس سے مرجاتا ہے دل اور اس سے گھٹجاتی ہے جان
تار و دار و سے ہرگز کچھ نہ لے اور رہ الگ	کیون گھٹاتا ہے بڑا کرنا حق اپنی عز و شان
راحت دنیا و دین گر چاہتا ہے اے نظر	اپنے حق مین غیر سبکو اونکے حق مین اپنا جان

یہ انتہا کا مضمون ہے اور خیال کرو تو فلاح دارین مشتمل ہے نفس نے کہا کہ مین پہلے ہی اسے مان چکا ہون آپکو اپنا بڑا خیرخواہ و پیر جان چکا ہون جو آپنے فرمایا مجھے سب یاد و قبول ہے آپکا یہ رسالہ مقبول ہے مین نے کہا الحمد للہ نفس مطیع رسالہ ختم دل شاد کام ہوا اللہ تعالی کا نہایت فضل اور بڑا کام ہوا اب اپنے اور سبکے واسطے دعاے توفیق عمل ہے یہی دلی تمنا و امل ہے واللہ ولی التوفیق وہو خیر رفیق۔

اشتہار اشاعتی
حسب قانون گورنمنٹ حق تصنیف حاصل ہو اطلاع
کوئی صاحب بلا اجازت اسکو چھاپنے کا قصد نکرین
[illegible] مطلوب ہو تو [illegible] سے طلب فرماوین
المشتہر سید [illegible] الدین احمد [illegible] ضلع گیا

اشتہار

جناب عالم عامل صوفی کامل صاحب معرفت وخبر مولانا سید عزیز الدین احمد نظر
کے رسالے جو حقیقۃً نسخۂ اکسیر بلکہ مجموعہ علم و تدبیر ہین ہمارے مطبع مین بارہا چھپا کرتے ہین
چنانچہ یہ مجموعہ حکمت دفتر پند و معرفت یعنی **ہر دل عزیز مباحثہ بانفس بے تمیز**
بھی چھپکر تیار ہوگیا **ہر خاص وعام کو معلوم** ہو کہ بحسب قانون
سرکار اس بے نظیر رسالے کا حق تصنیف وطبع وغیرہ جناب مصنف کے نام رجسٹری
ہوگیا ہی کسیکو اجازت نہین کہ وہ چھاپے یا چھپوائے نفع کی طمع مین نقصان اوٹھائے
جو کتاب مطلوب ہو جناب موصوف کے مکان قصبۂ جلیسر ضلع ایٹا سی بلا تکلف
مل سکتی ہے

فہرست کتب

نادر الترتیب	۸/	فسانۂ عام پسند	۴/
نظم عجیب	۲/	سوانح عمری دانشمند	
ترجیع بند معروف بہ کلمہ محمد کا ...	ا/	ہر دل عزیز مباحثہ	۴/
ضروریات الصلوۃ	ا/	بانفس بے تمیز	
طریق الصفاقی	۴/	ٹھمری بطور جغرافیہ	[illegible]
مولد المصطفیٰ		غزل باکولات	[illegible]

واضح ہو کہ ان سب رسالون کا حق محفوظ ہی احقر سید عزیز الدین نظر ساکن